REGD NO P 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۷ | ۱۸ فتح ۱۳۳۷ ہش | ۶ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ | ۱۸ دسمبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۴۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اور انتظامات سے متعلق احباب جماعت کو ضروری ہدایات دیں جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں جلسہ کے دنوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو غیر معمولی طور پر کام میں مصروف رہنا پڑیگا اسلئے احباب خاص طور پر دو الحاح کے ساتھ دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو طاقت و ہمت عطا فرمائے تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے اور حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۲ دسمبر۔ آج صبح جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال کے ہاں تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ احباب جماعت نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔

۱۳ دسمبر آج صبح دس بجے کی گاڑی سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ مع اہل و عیال بامپورٹ پر پاکستان تشریف لے گئے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ آپ بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے۔ نیز حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ سر گنگا رام ہسپتال میں سیدہ موصوفہ کی آنکھ کا اپریشن بخیریت ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کامل شفا دے آمین۔

۱۷ دسمبر۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی غرض سے اہلیہ محترمہ سمیت آج صبح کی گاڑی سے تشریف [illegible]

کتاب "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" پر ملک کے اخبارات اور لیڈروں کی قابل قدر آراء

آج تک سکھ مسلم تعلقات کے سلسلہ میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی (الجمعیۃ دہلی)

میں اپنے سکھ بھائیوں اور بزرگوں سے خواہش کروں گا کہ وہ اس کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں (سردار سیوا سنگھ پلیڈر حیدرآباد دکن)

ہماری یہ کتاب "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" (اردو) جو اس سے پہلے گورمکھی زبان میں شائع ہوئی تھی۔ اور اب اس کا اردو ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ اس کی مقبولیت اور افادیت کا اندازہ ان قابل قدر آراء اور تبصروں سے ہو سکتا ہے جو ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے لکھے۔ بلند پایہ اخبارات نے شائع کئے۔ اور معززین نے خوشنودی کی چٹھیاں نظارت ہذا کو لکھی ہیں۔

اس مفید کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ بیش کتب کے خریدار کو ۲۵ فیصد کمیشن دیا جاتا ہے۔ جملہ احباب یہ کتاب نظارت ہذا سے منگوا کر خود بھی پڑھیں اور اپنے سکھ و مسلم دوستوں کو بھی پڑھائیں اور محبت کی اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ وسعت دیں تاکہ کسی کے دل میں کوئی میل نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز کوشش کو کامیاب فرمائے (آمین)

اس ضمن میں ایک دوسری کتاب "ہندو مسلم اتحاد" بھی زیر ترتیب ہے انشاء اللہ مکمل ہونے کے بعد وہ بھی جلد ہدیۂ احباب کی جا سکے گی۔

کتاب "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" کے متعلق متعدد قابل قدر آراء قبل ازیں اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد وصول ہونے والی بعض آراء ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

۱۔ جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب

ڈھلوں سپیکر پنجاب ودھان سبھا اپنی چٹھی نمبر ۱۳۸۰/۵۰/۵۵-C مورخہ ۱۲/۱۱/۵۸ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"پیارے مرزا صاحب! آپ کی چٹھی کا جواب چنڈی گڑھ سے باہر رہنے کی وجہ سے جلد نہ دے سکا۔ مجھے آپ کی کتاب (سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ۔ ناقل) کے نسخے پہنچے ہیں اور میں اس کتاب کے صرف ایک حصہ کا مطالعہ کر سکا ہوں۔ میں اس کتاب کے مندرجات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ یہ کتاب بھارت میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہوگی"

۲۔ روزنامہ الجمعیۃ کا تبصرہ

مؤقر روزنامہ الجمعیۃ دہلی اپنی ۷ دسمبر ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ:-

"سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ"

شائع کردہ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان صفحات ۱۴۸ قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان (پنجاب بھارت)

اس کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ سکھ مسلم اتحاد کے سلسلہ میں اب تک جس قدر کوششیں کی گئی ہیں ان میں بہترین کوشش اس کتاب کی شکل میں ہمارے سامنے آئی ہے۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آج تک سکھ مسلم تعلقات کے سلسلہ میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ پہلے یہ کتاب گورمکھی میں جونیئر پٹیل کے نام سے لکھی گئی تھی۔ پھر ایک بہت بڑے سکھ لیڈر کی خواہش پر اس کا ترجمہ اردو میں شائع کیا گیا اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں جگہ جگہ سکھ گرنتھوں، سکھ تواریخ اور سکھ لٹریچر کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ گویا اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا گیا بلکہ سکھ لٹریچر ہی کو اپنی شہادت میں پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کی ابتدا گورو نانک صاحب اور مسلمان سے کی گئی ہے اور بعد میں تمام سکھ گروؤں اور ان کے مسلمان ساتھیوں کا تذکرہ آ گیا ہے۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کو سکھ گروؤں کے ساتھ اور سکھ گروؤں کو اسلام کے ساتھ کس قدر عقیدت رہی ہے اور ہر دور کے مسلمان رئیسوں اور بادشاہوں نے گوردواروں کو کس قدر مالی امداد دی۔ اور ان کے نام اپنی زمینیں وقف کیں۔ اور پھر ہر بات کا ثبوت سکھوں کی معتبر تاریخوں اور مذہبی کتابوں سے دیا گیا ہے خود سکھ لیڈروں نے بھی اس کی بہت تعریف کی ہے۔ امید ہے کہ اس کتاب کی روشنی میں سکھ صاحبان سکھ مسلم تعلقات پر از سر نو غور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور ان کی یہ کوشش ضرور کامیاب ہوگی"

۳۔ جناب پروفیسر عبدالمجید خاں صاحب

ممبر پنجاب سروس کمیشن کے مکتوب گرامی محررہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء کی نقل درج ذیل ہے:-

۴۴ سکارکس ہوٹل
دی مال شملہ ۳۰/۱۰/۵۸

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
آپ کی مرسلہ چٹھی اور دو نسخے "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" کے۔ بہت شکریہ تاخیر رسید گی پر معتذر ہوں۔ مجھے دیر سے جواب دینے پر بھی افسوس ہے۔ جو دیگر مختلف کاموں اور پہلے کی طے شدہ مصروفیتوں کی وجہ سے ہوئی۔

میں "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" کتاب کے لئے ہر طرح کامیاب ہونے کی خواہش اور دعا کرتا ہوں۔ یہ اچھے پیرایہ میں لکھی گئی ہے اور بہت سی معلومات سے پُر ہے۔ یہ کتاب حقیقتاً بہت شاندار ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس کو انگریزی میں شائع فرمانے کا انتظام فرمائیں۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

آپ کا مخلص
عبدالمجید خاں

۴۔ جناب سردار سیوا سنگھ صاحب بی کام

ایل ایل۔ بی آف حیدرآباد نے ہمارے مقامی مبلغ مکرم حکیم محمد دین صاحب کے ذریعہ حسب ذیل تحریری ریویو بھیجا ہے:-

"سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" شائع و طبع کردہ منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب بھارت کا میں نے بغور مطالعہ کیا۔ اور بوقت مطالعہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ واقعی کوئی میرے خیالات اور احساسات کی ترجمانی اپنے قلم سے کر رہا ہے۔ میری یہ ایک دیرینہ خواہش تھی کہ بالآخر ہندو، مسلم اور سکھ عوام کو ایک نہ ایک دن ان تمام تواریخی و روحانی حقائق کا علم ہونا ہی چاہیئے۔ جو کہ انگریزوں نے اپنی حکومت کے مستقل قیام و استقرار کی غرض سے خود غرض ہندوستانی مورخوں اور خود غرض و ضمیر فروش مذہب کے ٹھیکیداروں کے ذریعہ اکثر تواریخی و مذہبی واقعات کو نہایت غلط طریقہ سے پیش کروایا تاکہ ہندوستانیوں میں مذہب کی بنیاد پر نفاق پیدا ہو۔ چنانچہ ہم آج تک بھی صحیح تواریخی واقعات کو جو سننے اور سمجھنے سے قاصر ہیں۔ گو اس مختصر سی کتاب میں تفصیلی واقعات درج نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ ایک مبتدی اور ناواقف شخص کے لئے مشعل راہ کا کام ضرور دیتی ہے۔ میں اپنے سکھ بھائیوں اور بزرگوں سے بھی خواہش کروں گا کہ وہ اس کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں اور گذشتہ چھ صد سالہ تاریخی و مذہبی حقائق کو سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ سکھ مسلم اور ہندو اتحاد کے راہ میں جو کچھ بھی تھوڑی بہت رکاوٹیں محض چند غلط اور فرضی تواریخی واقعات کی بناء پر پیدا ہو گئی تھیں وہ بھی دور ہو جائیں اور اس طرح موجودہ زمانہ کی ایک اہم ضرورت یعنی تمام توحید پرست مذاہب و فرقوں کے مابین ہر صورت یگانگت و ہم آہنگی پوری ہو سکے مجھے یقین ہے کہ اس کتاب میں مندرجہ اکثر واقعات اور ان کے تائیدی اقتباسات اس قدر دلچسپ اور حقائق پر مبنی ہیں کہ کوئی شخص بھی ان کی صداقت سے انکار نہیں

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۸ء

پہلوں کے نقش قدم پر

(۲)

اخبار اہلحدیث کے مقالہ نویس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زمانہ کا مامور و مرسل ہونے سے انکار کرتے ہوئے بعض ایسے عذرات کا سہارا لیا ہے۔ جو نئے نہیں بلکہ انہی پرانی باتوں کو دہرایا ہے۔ جن کا ہماری طرف سے بارہا تحقیقی و تفصیلی جواب دیا جا چکا ہے۔ اور ہر ایسا اعتراض کی تردید میں سلسلہ کا طبع شدہ لٹریچر موجود ہے۔ جو شخص تحقیق حق کی غرض سے خالی بالطبع ہو کر اس کا مطالعہ کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی نسبت اُس کے بیشتر شکوک و شبہات دُور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ہر سال سینکڑوں افراد اسی طرح حلقہ بگوش احمدیت ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ہمیں پورا یقین ہے کہ جوں جوں زمانہ آگے بڑھتا جائے گا۔ عامۃ المسلمین کی یہ غلط فہمیاں بھی دور ہوتی چلی جائیں گی۔ ہاں ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہم اُن غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے رہیں جو صداقت کے قبول کرنے میں کسی صورت میں بھی روک بن سکتی ہیں۔ چونکہ معاصر اہلحدیث کے مقالہ نویس نے بھی اپنے پیش کردہ عذرات کے سلسلہ صداقت احمدیت کو مشتبہ کرنے کی سعی کی ہے۔ اس لئے محض احقاق حق کی غرض سے نہایت اختصار سے ان عذرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

پہلے نمبر پر مقالہ نویس نے لکھا ہے کہ گویا

"قرآن مجید یں اور احادیث صحیحہ
میں . . . . . نبوت و رسالت
خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی
سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے"
(اہلحدیث دہلی ۵ ار اکتوبر ۱۹۶۸ء)

مگر جو شخص قرآن کریم کو بنظر امعان مطالعہ کرتا ہے۔ اور اس کی ابدی صداقتوں کو سمجھنے اور اُن پر غور کرنے کا ذوق رکھتا ہے۔ وہ اس کی ہرگز تائید نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین میں ایک معقول تعداد ایسے بزرگوں کی ہے جو نہ صرف یہ کہ آپ کے بعد غیر تشریعی نبوت کے قائل تھے بلکہ اُن کے اقوال سے ختم نبوت کے پیش کردہ مسئلہ کی پر زور تائید ہوتی ہے۔ بطور مثال ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حسب ذیل ارشاد خاص طور پر قابل غور ہے آپ فرماتی ہیں کہ:۔

"قولوا انہ خاتم النبیین
ولا تقولوا لا نبی بعدہ"
(در منثور جلد ۵ و تکملہ مجمع البحار ص ۸۵)

یعنی اے مسلمانو! تم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ تو
کہا کرو کہ آپ خاتم النبیین ہیں مگر
یہ نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی
نہیں۔

اسی طرح فتوحات مکیہ میں مندرج حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کی شہادت کہ۔
نبوت تشریعی منقطع ہوئی ہے نبوت عامہ جاری اور کھلی ہے
ہو۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے مثنوی (دفتر ششم ص) میں خاتم النبیین کی ویسی ہی تشریح موجود ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جاتی ہے اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی حقیقت بیانی کہ

ختم بہ النبیون ای لا
یوجد بعدہ من یامرہ
اللہ سبحانہ بالتشریع
علی الناس۔

معاصر کے لئے خاص [illegible] قابل غور ہونی چاہئے۔ کیا اس قسم کے حوالے مسئلہ ختم نبوت کے بارہ میں جماعت کے موقف کو درست نہیں ٹھہراتے اور کیا یہ بات اظہر من الشمس نہیں کہ جملہ ایسے بزرگان کے ان خیالات کا ماخذ و منبع کتاب اللہ اور اقوال رسول اللہ صلعم ہی ہیں اگر بقول اخبار اہلحدیث "نبوت و رسالت خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی سیدنا محمد رسول اللہ پر ختم ہو چکی" تو ان حضرات نے یہ مسئلہ کہاں سے نکال لیا؟ نیز قرآن کا مسلک بھی خلاف قرآن کریم و احادیث صحیحہ قرار پایا۔ جو قطعاً ناقابل یقین ہے۔

علاوہ ازیں آخری زمانہ میں نزول مسیح کا عقیدہ جو جمہور مسلمانوں کا متفق ہے۔ کیا ختم نبوت کے منافی نہیں؟ اسی طرح سورۃ فاتحہ میں امتِ محمدیہ کو سکھائی گئی وہ دعا کیا ہوئی جس کی تفصیل سورت نساء میں ہے۔ یعنی رسول اللہ کی اطاعت سے نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت کے انعامات اسی خیر اُمت کو دیئے جانے کا وعدہ دیا گیا ہے۔

اسی طرح آپ کا اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمانا کہ

لو عاش ابراھیم لکان
صدیقاً نبیاً (ابن ماجہ کتاب الجنائز)

صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ کے نزدیک آیت خاتم النبیین کے باوجود نبوت غیر تشریعی کا دروازہ ہرگز بند نہیں۔ اس لئے کہ جب حضور نے یہ الفاظ فرمائے تو خاتم النبیین والی آیت پانچ سال پہلے نازل ہو چکی تھی اور آپ اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ خدا کی طرف سے ختم نبوت کا ارشاد آ چکا ہے۔ مگر اس کے باوجود آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور نبی بن جاتا۔ یہ بات اس امر کا قطعی اور یقینی ثبوت ہے کہ آپ کے علم میں خاتم النبیین والی آیت حضرت ابراہیم کے نبی بننے کے رستہ میں ہرگز روک نہیں تھی۔ الغرض صحاح ستہ کی مشہور کتاب ابن ماجہ کی مذکورہ حدیث اور وہ آیت کریمہ جو کی طرف ہم اوپر اشارہ کر آئے ہیں بطور مشتے از خروارے اس ثبوت میں کہ معاصر کا مذکورہ عذر ان حقائق کی موجودگی میں چنداں وقعت نہیں رکھتا جس پر ہر حقیقت پسند کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔

مقالہ نویس نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کو مامور من اللہ تسلیم نہ کرنے کے سلسلہ میں دوسرا عذر یہ پیش کیا ہے کہ:۔

"مرزا صاحب نے اپنے استشہاد
کے لئے اپنے دعوے کے سال
میں کسوف و خسوف دیکھ کر یہ
دعوے کر دیا کہ جس حدیث میں
امام مہدی کے وقت میں کسوف
و خسوف کا ہونا بتایا گیا ہے۔
وہ آج واقع ہو چکا ہے حالانکہ
حقیقت یہ ہے کہ وہ روایت
جس میں کسوف و خسوف کا ایک
ماہ میں ہونا بیان کیا گیا ہے
وہ محدثین کے نزدیک مجروح
ہے۔ پھر واقعہ یہ ہے کہ اجتماع
کسوف و خسوف ابتدائے آفرینش
انسان سے ہوتے چلے آئے
اور ہوتے رہیں گے۔ اور یورپ
کے ایک عالم نے ان سب کی
تعداد درج کر دی ہے"!

بُرا ہو اندھی مخالفت کا کہ انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے۔ دیکھا آپ نے اہلحدیث کہلاتے ہوئے رسول اللہ کی ایک واضح حدیث کو کس طرح استخفاف کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑے فخر اور تحدی سے فرماتے ہیں کہ

ان لمھدینا آیتین لم
تکونا منذ خلق السموٰت
والارض ینکسف القمر
لاول لیلۃ من رمضان
وتنکسف الشمس فی
النصف منہ۔ (دار قطنی ص ۱۸۸)

ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں اور یہ صداقت کے نشان کبھی کسی کے لئے جب سے دنیا بنی ہے ظاہر نہیں ہوئے رمضان میں چاند کو (چاند گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو اور (سورج گرہن کے دنوں میں سے) درمیانے دن سورج کو گرہن لگے گا چنانچہ یہ گرہن ۱۸۹۴ء میں لگا یعنی چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ راتوں میں سے ۱۳ ر کو رمضان کے مہینہ میں چاند (قمر) کو اور ۲۷-۲۸-۲۹ راتوں میں سے ۲۸ ر تاریخ کو سورج کو گرہن لگا۔ اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ مگر یہ اہلحدیث کا مقالہ نویس ہے کہ اس حدیث کو محدثین کے نزدیک "مجروح" قرار دے کر رد کر رہا ہے اور نہیں سمجھتا کہ حدیث کا بعینہٖ ظاہر میں پورا ہو جانا اس کی صحت پر دلالت کرتا ہے۔

یہ امر یاد رہے کہ اس حدیث کو دار قطنی نے روایت کیا ہے جس کے متعلق شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب نخبۃ الفکر میں لکھتے ہیں:۔

قال الدار قطنی یا اھل بغداد (باقی ص پر)

فریاد مہجور

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

وہ عشرت کوشیاں جاتی رہی ہیں　　وہ بادہ نوشیاں جاتی رہی ہیں
کہاں وہ وصل کی راتیں وہ باتیں　　بہم سرگوشیاں جاتی رہی ہیں
پکائی کھیر دلیہ ہو گیا ہے　　سبھی سرخوشیاں جاتی رہی ہیں

عیوب باطنی ظاہر ہوئے ہیں　　وہ پردہ پوشیاں جاتی رہی ہیں
بہ تکسیر صلیب و قتل خنزیر　　ضلالت کوشیاں جاتی رہی ہیں
طلوع شمس مغرب سے ہوا ہے　　تو شب آغوشیاں جاتی رہی ہیں
کھلی چشم بصیرت ۔ ہوش آیا　　کہ سب مدہوشیاں جاتی رہی ہیں

لب اکمل پہ ہے فریاد مہجور
مری خاموشیاں جاتی رہی ہیں

خطبہ جمعہ

اذان کے الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ اور سمجھ کر ادا کرنا چاہیئے

اہلِ ربوہ کو جلسہ سالانہ کے مہمانوں کیلئے زیادہ سے زیادہ مکانات پیش کرنے اور اُنکی خدمت اور آرام کا خیال رکھنے کی نصیحت

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

نوٹ:۔ اگرچہ خطبہ کے دوسرے حصہ میں براہِ راست مخاطب تو احباب ربوہ ہیں مگر اس میں بیان فرمودہ نکاتِ معرفت تمام احباب جماعت کے لئے روحانی لذت و سرور کا موجب ہیں۔ اور اسی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ روح پرور خطبہ جماعت کے استفادہ کیلئے نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں

دو باتیں کہنی چاہتا ہوں

ایک بات تو مسجدوں کے متعلق ہے اور ایک جلسہ سالانہ کے متعلق ہے۔ آج صبح مجھے اذان کی آواز آئی۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ باوجود اس کے کہ میں نے قادیان میں ہی تاکید کرنی شروع کر دی تھی کہ محلہ والے مؤذنوں کو صحیح طور پر اذان کہنا سکھائیں میری اس ہدایت پر عمل نہیں کیا گیا۔ قادیان میں یہ نقص تھا کہ مؤذن اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے "ان" کے ساتھ نون کی آواز بھی نکالتے تھے۔ حالانکہ میں نے بتایا تھا کہ عربی زبان میں نون ساکن کے بعد "ل" آجائے تو نون لام میں مدغم ہو جاتا ہے اور لام کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ گویا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ میں "اَنْ لَا" کی بجائے "اَلَّا" کیا جائے گا آج صبح جو اذان میں نے سنی وہ اس مسجد مبارک کی تو نہیں تھی کسی اور مسجد کی تھی۔ میں نے سنا کہ مؤذن نے "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ" میں "ان" کو بالکل ہی اڑا دیا۔ یعنے وہ اشھد لا الٰہ الا اللہ کہہ رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں محلوں کے جو پریذیڈنٹ ہیں۔ وہ اذانیں سنکر مؤذنوں کی اصلاح نہیں کرتے۔ مؤذن کے متعلق عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کی آواز اچھی ہو۔ یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ عربی بھی جانتا ہے یا نہیں۔ آج صبح جس مؤذن کی آواز میں نے سنی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ اس کی آواز اچھی تھی۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ عربی سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔ یہ محلہ جات کے صدر صاحبان کا کام ہے یا پھر علماء کا کام ہے کہ وہ محلوں میں پھر کر مؤذنوں کی اذانیں درست کریں بیشک اذان کی اصل غرض نمازوں کی طرف لوگوں کو توجہ دلانا ہے۔ لیکن توجہ تو کسی ڈھول کے ذریعہ بھی دلائی جا سکتی تھی۔ اگر اس غرض کے لئے کچھ الفاظ رکھے گئے ہیں۔ تو

آخر اُسکے کچھ معنے ہیں

اگر مؤذن ان الفاظ کو صحیح طور پر بولے گا تو ان کے صحیح معنے بھی سمجھے جائیں گے۔ اور اگر وہ غلط طور پر بولے گا۔ تو ان کے معنے بھی سمجھ میں نہیں آئیں گے۔ درحقیقت اذان کو عربی میں اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ لوگوں کو عربی زبان سیکھنے کی طرف کچھ نہ کچھ توجہ پیدا ہوتی رہے۔ اگر ڈھول بجتا۔ تو لوگوں کو عربی زبان سیکھنے کی طرف کوئی توجہ پیدا نہ ہوتی۔ لیکن ہماری شریعت نے اذان عربی میں رکھ دی ہے۔ نماز میں بھی عربی عبارتیں رکھ دی ہیں۔ اسی طرح

قرآن مجید کی سورتیں

اور کچھ آیات نماز میں ضروری قرار دے دی ہیں۔ اس طرح یہ تدبیر کی گئی ہے کہ لوگوں کو عربی زبان سے کچھ نہ کچھ واقفیت پیدا ہو جائے۔ اور لوگ مجبور ہوں کہ وہ عربی سیکھیں۔ اس حکمت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پنجاب کے ایک بڑے افسر نے ایک دفعہ یہ تحریک شروع کر دی تھی کہ نماز پنجابی زبان میں پڑھانی چاہیئے تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ نماز میں کیا کہا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک عید کے موقعہ پر لوگوں نے اسے نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کر دیا پہلے تو اس نے کہا میں مولوی نہیں کسی مولوی کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کرو۔ لیکن

جب لوگوں نے مجبور کیا

تو وہ کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے کہا "اللہ بڑا وڈا اے"۔ پھر کہنے لگا "ساریاں تعریفاں ہیں اللہ دیاں جیہڑا پالنہارا ہے ساری دنیا دا"۔ اسی طرح اس نے ساری سورۃ فاتحہ کا پنجابی زبان میں ترجمہ کر دیا۔ بعد میں لوگوں نے شور مچا دیا کہ تم نے ہماری نماز خراب کر دی ہے۔ اس نے کہا میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ کسی مولوی کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کر دو۔ اگر تم نے مجھے کھڑا کیا ہے تو میں نے اسی زبان میں نماز پڑھانی تھی۔ جسے تم سمجھتے تھے اگر میں سورۃ فاتحہ عربی میں پڑھ دیتا۔ تو اسے کون سمجھتا۔ پھر سنا کہ وہ لندن گیا تو وہاں بھی اس نے یہی کام کیا۔ اور اس پر اخبارات میں بہت شور اٹھا۔ لیکن

اس نے یہی جواب دیا

کہ میں تو اسی زبان میں نماز پڑھاؤں گا جسے مقتدی سمجھتے ہوں۔ مگر یہ تو اس کی غلطی تھی۔ بیشک اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اذان اور نماز کے عربی الفاظ کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ لیکن ان کو عربی زبان میں رکھنے میں یہی حکمت ہے۔ کہ لوگ عربی زبان سیکھنے کی طرف توجہ کریں۔ اور اس کی کچھ شد بد حاصل کریں چنانچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیوں میں

ایک خاصی تعداد

ایسے افراد کی ہے۔ جو اذان سورۃ فاتحہ اور قرآن کریم کی بعض دوسری چھوٹی چھوٹی سورتوں کے معنے جانتے ہیں۔ اور بعض نکے پڑھے لوگ اگرچہ عربی زبان نہیں جانتے مگر تفسیریں پڑھ پڑھ کے انہوں نے قریباً سارے

قرآن کے معنے

سیکھ لئے ہیں وہ بحث تو نہیں کر سکتے کہ کسی لفظ کے کسی خاص مقام پر رکھنے میں کیا حکمت ہے۔ مگر وہ اس کا مطلب سمجھنے لگ گئے ہیں۔ مگر یہ حکمت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے جب اذانوں کو درست کیا جائے اور نمازوں کو درست کیا جائے۔ نماز پڑھانے پر تو کسی عالم کو مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن محلہ کا پریذیڈنٹ بھی ایسے شخص کو ہی مقرر کرنا چاہیئے جسے

عربی زبان سے کچھ نہ کچھ واقفیت ہو

یا وہ کم از کم نماز اور قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ کیونکہ تلاوت کرتے وقت دل میں تبھی جوش پیدا ہو سکتا ہے جب انسان کو پتہ ہو کہ جو آیت میں پڑھ رہا ہوں اس کے یہ معنے ہیں۔ اگر وہ آیت کے معنے نہ جانتا ہو۔ اور صرف یہی سمجھتا ہو کہ میں کوئی منتر پڑھ رہا ہوں تو اس کے دل میں جوش پیدا نہیں ہو گا۔ مثلاً ایک شخص اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کہتا ہے تو وہ اس آیت کو اُسی وقت جوش اور اخلاص سے پڑھے گا جب اُسے معلوم ہو گا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ "اے خدا میں تیری ہی مدد مانگتا ہوں" اور جب وہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم کہے گا تو اس کے دل میں

اسی وقت جوش پیدا ہو گا

جب وہ اس آیت کے معنے جانتا ہو گا اور وہ سمجھتا ہو گا کہ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اے اللہ تو مجھے سیدھا رستہ دکھا۔ اگر وہ صرف یہی سمجھتا ہو کہ "اِھْدِنَا" عربی کا ایک لفظ ہے "صِرَاط" عربی کا ایک لفظ ہے "مستقیم" عربی کا ایک لفظ ہے تو اس میں جوش پیدا نہیں ہو گا۔

پس میری

پہلی نصیحت

تو یہ ہے کہ اذانوں اور نمازوں کو صحیح طور پر پڑھنے کی عادت ڈالو۔ اور مؤذنوں کو اذان کے الفاظ کا صحیح تلفظ سکھاؤ تاکہ ان کے اندر بھی یہ احساس پیدا ہو کہ ہمیں کچھ نہ کچھ عربی زبان سے مس پیدا کرنا چاہیئے۔ مؤذن کا کام اذان دینا ہے۔ اس لئے اس سے کم از کم اذان کے معنے تو آنے چاہئیں۔ اور

اذان کے الفاظ کا صحیح تلفظ

بھی آنا چاہیئے۔ جب وہ اذان کا صحیح تلفظ سیکھ لے گا۔ تو پھر اُسے جرأت پیدا ہو گی اور وہ نماز اور اذان کے الفاظ کے صحیح معنے بھی سیکھنے کی کوشش کرے گا۔ اور پھر قرآن کریم کی بعض سورتوں کا بھی ترجمہ سیکھ لے گا۔ یہاں تک کہ وہ اچھا خاصا مؤذن بلکہ امام بن جائے گا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ باقی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس طرح وہ ایک واعظ اور ناصح بن جائے گا۔ اور پھر ترقی کرتے کرتے جماعت کا ایک سچا لیڈر بن جائے گا۔

جن لوگوں میں جوش ہوتا ہے وہ اس غرض کے لئے قسم قسم کی تدبیریں کرتے ہیں۔ کہ کسی طرح صداقت لوگوں تک پہنچ جائے۔

ہمارے ایک احمدی دوست

میاں شیر محمد صاحب ہوا کرتے تھے جو پھگواڑہ ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ وہ یکہ چلایا کرتے تھے۔ اور بالکل ان پڑھ تھے لیکن باقاعدہ الحکم منگوایا کرتے تھے۔ اور بیسیوں افراد ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان کا طریق تھا کہ اخبار جیب میں ڈال لیا اور یکہ چلا کر روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اخبار جیب میں سے نکالا اور سواریوں میں سے کسی پڑھے لکھے آدمی سے کہا آپ پڑھے ہوئے ہیں۔ میں ان پڑھ ہوں آپ مجھے سنائیں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ چنانچہ اس

شخص نے اخبار پڑھتے جانا اور انہوں نے سنتے جانا۔ اسی طرح اخبار پڑھا پڑھا کر انہوں نے کئی افراد احمدیت میں داخل کر لئے۔ جب مولوی لوگ ان سے ملنے آتے اور یہ بحث کرتے لگنا تو انہوں نے کہنا بابا جی ہمیں پھر بھی ملنا۔ اس اخبار میں تو بڑی اچھی باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ میاں شیر محمد صاحب نے ان سے ملنے گئے سے جانا اور جو جو باتیں وہ پوچھتے ان سے وہ جوابات دیتے۔ اور

[illegible]

[illegible] اکر دیتے۔ اسی طرح کئی لوگ ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ اگر ایک ان پڑھ آدمی یہ کام کر سکتا ہے تو ایک مجلد پڑھ لکھنے والا آدمی کیوں ترقی نہیں کر سکتا۔

پس اپنے اندر اذان اور نماز کی رغبت پیدا کرو۔ اور ان کی عظمت دلوں میں قائم کرو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اذان معمولی چیز ہے حالانکہ تاریخ میں

حضرت عمرؓ کا ایک قول

آتا ہے کہ اگر خلافت کا کام میرے سپرد نہ ہوتا تو میں مؤذن کا کام کرتا۔ تو دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی اذان کو اتنی اہمیت دیتے ہیں۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ اگر خلافت کا کام میرے سپرد نہ ہوتا تو میں اذان دینے کا کام اپنے ذمہ لیتا۔ گویا انہوں نے اذان کو دوسری خلافت قرار دیا ہے۔ تو

اذان کوئی معمولی چیز نہیں

جماعت کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور مؤذنوں کی اذانوں کی اصلاح کرنی چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ نماز اور قرآن کی طرف توجہ ہو۔ اور لوگوں میں عربی زبان سیکھنے کا شوق پیدا ہو۔

دوسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضرت عباسؓ جو آپ کے چچا تھے۔ پیچھے مکہ میں ہی رہ گئے۔ مکہ میں حضرت عباسؓ کا کام سقایۃ الحاج یعنی حاجیوں کو پانی پلانا تھا۔ ایک دفعہ ان کی حضرت علیؓ سے بحث ہو گئی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ہم نے ہجرت کی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ مگر آپ تو پیچھے رہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ ہم مکہ میں رہے اور ہم نے حاجیوں کو پانی پلایا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ حاجیوں کو پانی پلانا بھی جہاد سے کم نیکی نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالے نے حضرت علیؓ کے قول کو ترجیح دی ہے۔

اور فرمایا ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ حاجیوں کو پانی پلانے سے زیادہ اہم ہے۔ حضرت عباسؓ نے پرانے خیالات کے ماتحت یہ بات بیان کر دی تھی۔ حالانکہ

اصل بات یہ تھی

کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ سقایۃ الحاج تو ایک ضمنی بات تھی۔ اگر وہ کہتے کہ مجھے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اس لئے میں مکہ میں ٹھہر گیا۔ تو ان کا جواب بہت وزنی ہوتا۔ مگر عربوں میں چونکہ سقایۃ الحاج کا کام بڑا اہم سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ اس کام کی وجہ سے وہ مکہ کے رئیس ہیں۔ اور مکہ کی ریاست سارے عرب کی ریاست سمجھی جاتی تھی۔ اسلئے

حضرت عباسؓ

نے یہ جواب دے دیا۔ حضرت عباسؓ کو مکہ میں ٹھہرانے کی ضرورت یہ تھی۔ کہ مکہ میں کئی صحابہ کے بیوی بچے رہتے تھے۔ اور حضرت عباسؓ چونکہ مکہ کے سرداروں میں سے تھے۔ اس لئے ان کے اثر کی وجہ سے اُن کی حفاظت ہوتی رہتی تھی۔ اور کفار زیادہ شرارتیں نہیں کر سکتے تھے۔ دوسرے حضرت عباسؓ کی ابوسفیان سے بڑی دوستی تھی جو مکہ کے مانے ہوئے سردار تھے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو یہ حکم دیا کہ وہ مکہ میں ہی رہیں۔

فتح مکہ کے قریب حضرت عباسؓ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ اب تو مکہ میں میری ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب آپ مجھے ہجرت کی اجازت دے دیں۔ اس پر آپ نے اجازت دے دی۔ اور فرمایا۔ یہ آخری ہجرت ہے۔ اس کے بعد اور کوئی ہجرت نہیں ہوگی۔ پس

سقایۃ الحاج بڑی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے

مگر اس کا درجہ جہاد کے بعد رکھا گیا ہے کیونکہ اس زمانہ میں سقایۃ الحاج اور جہاد دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے تھے۔ اس زمانہ میں جہاد بالسیف تھا۔ اور مکہ میں رہ کر انسان مکہ والوں سے لڑ نہیں سکتا تھا۔ لیکن اب جہاد بالسیف کی بجائے جہاد باللسان ہے۔ یعنی لوگوں کو ہدایت اور صداقت پہنچانا اور انہیں اسلام کی تبلیغ کرنا۔ اسلئے اب سقایۃ الحاج اور جہاد دونوں چیزیں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ بلکہ

ہمارے جلسہ سالانہ کے دنوں میں

سقایہ تو الگ رہا کھانا کھلانے کا فرض بھی آ جاتا ہے چنانچہ ربوہ کے رہنے والے باہر سے آنے والوں کو ان دنوں پانی بھی پلاتے ہیں اور کھانا بھی کھلاتے ہیں۔ اور پھر وہ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ ارد گرد کے علاقہ میں جا کر دوسرے لوگوں کو سلسلہ سے روشناس کریں۔ انہیں سمجھائیں اور بتائیں کہ احمدیت کے متعلق لوگوں کو جو یہ غلط فہمیاں ہیں وہ کیوں ہیں۔

حقیقت یہ ہے

کہ جو لوگ احمدیت کے مخالف ہیں وہ صرف اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ انہیں بعض نے احمدیت کے متعلق غلط باتیں پہنچا دی ہیں۔ ورنہ جو لوگ ہمارا لٹریچر پڑھ لیتے ہیں انکی تمام غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں مجھے یاد ہے پچھلے سال کچھ وکلاء لائلپور سے مجھے ملنے کے لئے آئے ان میں سے کسی شخص نے ایک سوال کیا تو ان ہی میں سے ایک دوسرا شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا تم غلطی کر رہے ہو تم نے مرزا صاحب کی کتابیں نہیں پڑھیں۔ اگر تم پڑھتے تو تمہیں معلوم ہوتا کہ مرزا صاحب نے جہاد کو ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے صرف یہ کہا ہے کہ میں اسے عارضی طور پر ملتوی کرتا ہوں۔ کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کے خلاف تلوار نہیں چل رہی۔ گویا مرزا صاحب نے

جہاد کو منسوخ نہیں کیا

بلکہ ایک وقت تک اسے ملتوی قرار دیا ہے۔ اگر اب کفار اسلام قبول کرنے سے تلوار کے زور سے روکنے لگ جائیں اور جہاد کی شرائط پوری ہو جائیں۔ تو پھر جہاد بالسیف فرض ہو جائیگا۔ تو دیکھو ایک غیر احمدی دوست نے خود اس سوال کا جواب دیدیا کہ جہاد کو منسوخ کرنیکا اعتراض درست نہیں۔ مرزا صاحب کی کتب موجود ہیں۔ ان کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاد ایک وقت تک کے لئے ملتوی ہے۔ منسوخ نہیں کیا گیا تو ہمارے لئے خدا تعالے نے اس زمانہ میں دونوں رستے کھول دیئے ہیں۔ ہم باہر سے آنیوالے مہمانوں کی خدمت بھی کر سکتے ہیں۔ اور جہاد باللسان بھی کر سکتے ہیں۔ پس

جلسہ سالانہ پر آنے والے

کسی ذاتی غرض اور منفعت کی بنا پر یہ سفر نہیں کرتے۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں۔ اور ایک نیک مقصد ان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص خدا اور رسول کیلئے ہجرت کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں خدا اور اس کا رسول اسے مل جاتا ہے۔ اور کوئی شخص بیوی کے لئے ہجرت کرتا ہے اور اسے بیوی مل جاتی ہے مگر یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

جس قسم کی کسی کی نیت ہوگی

ویسی ہی اسکی ہجرت ہوگی۔ جو لوگ یہاں جلسہ سالانہ پر اس لئے آتے ہیں کہ وہ خدا اور اسکے رسول کی باتیں سنیں انہیں ایک ایسے شخص کا ثواب ملتا ہے جو اپنے وطن اور بیوی بچوں کو محض اسلئے چھوڑتا ہے کہ خدا کی باتیں سنے۔ اور جو شخص انہیں پانی پلاتا ہے کھانا کھلاتا ہے اور انکے آرام کیلئے اپنا مکان دیتا ہے۔ وہ بھی بڑے بھاری ثواب کا مستحق ہوتا ہے پچھلے سال یہ شکایت پیدا ہوئی تھی۔ کہ یہاں کے رہنے والوں نے

مہمانوں کیلئے بہت کم مکانات دیئے تھے

جسکی وجہ سے مہمانوں کو تکلیف ہوتی رہی امید کرتا ہوں کہ اس سال دوست اس بات کا خاص خیال رکھیں گے۔ چند دن کیلئے تکلیف اٹھانا بڑی بات نہیں۔ اگر کسی گھر میں دس پندرہ افراد کا بھی کنبہ رہتا ہے تو وہ زمین پر سو کر چند دن کے لئے ایک کمرہ بھی گذارہ کر سکتے ہیں۔ باقی کمرے وہ مہمانوں کو دے سکتے ہیں جلسہ سالانہ کے افسروں کا کام ہے کہ ان گھروں میں قناتیں لگا کر پردہ کا انتظام کر دیں تاکہ گھر والوں کو تکلیف نہ ہو۔ پہلے مجھے ہر سال جلسہ سے پہلے یہ رپورٹ آ جاتی تھی۔ کہ کتنے مکان جلسہ کیلئے ملے ہیں۔ اور کتنے معاون اور خدمتگذار میسر آئے ہیں۔ یہ رپورٹ مجھے جلسہ سالانہ کا نائب افسر دیا کرتا تھا۔ لیکن اس سال اس نے مجھے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ حالانکہ اصل نگران خدا تعالے نے مجھے مقرر کیا ہے۔ چاہیئے تھا کہ نائب افسر مجھے یہ رپورٹ دیتا کہ اس وقت تک

مہمانوں کے لئے کتنے مکانات ملے

ہیں اور کتنے والنٹیرز مل گئے ہیں۔ بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ چونکہ اب مہمان زیادہ تعداد میں آتے ہیں اور ربوہ کی آبادی کم ہے۔ اس لئے باہر کی جماعتوں کو والنٹیرز مہیا کرنے کی تحریک کی جائے۔ بہر حال جلسہ سے کافی دیر پہلے میرے پاس یہ رپورٹ آنی چاہیئے تھی۔ کہ جلسہ کے مہمانوں کیلئے کس قدر مکانات مل گئے ہیں۔ اور کس قدر والنٹیرز ملے ہیں تاکہ اگر کوئی کمی ہو تو میں اس کے پورا کرنے کے لئے لوگوں کو تحریک کروں۔ یہاں کے رہنے والے ایماندار اور مخلص ہیں اگر انہیں یہ بتایا جائے۔ کہ

خدا تعالے کے مہمانوں کے لئے

جگہ نہیں تو وہ اسبات کے لئے بھی تیار ہو جائینگے کہ وہ خود درختوں کے نیچے سو جائیں اور مکان مہمانوں کیلئے خالی کر دیں انکے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ قربانی نہیں کرینگے بدظنی ہے۔ وہ اس وقت تک قربانی میں سستی کرتے ہیں جب تک کہ حقیقت ان پر ظاہر نہیں ہو جاتی جب ان پر حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے وہ

بڑی سے بڑی قربانی

کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ پس افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ مجھے مفصل رپورٹ دے تاکہ میں وقت پر اس کی مدد کر سکوں اور وقت سے پہلے لوگوں کو متنبہ کر سکوں۔

(الفضل مورخہ ۱۲/۹ ۵۸ء)

بھارت کے مختلف مقامات میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامیاب جلسے

(۲)

سونگھڑہ میں جلسہ سیرت النبی صلعم

بفضلہ تعالیٰ یہاں ۲۵ نومبر کو شام کے چھ بجے شری رگھوناتھ داس صاحب ایم اے کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد سید فضل عمر صاحب مبلغ نے آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ پر ½ گھنٹہ تقریر کی اور آپ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ اس کے بعد سید یعقوب الرحمن صاحب پراونشل سیکرٹری تبلیغ نے اڑیہ زبان میں بیس منٹ تقریر فرمائی۔ اس کے بعد کانگریس کے ایک معزز رکن شری کاشی ناتھ صاحب ست پتی نے آنحضرت صلعم کی شان پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے فرمایا جس طرح کسی ندی کی ریت کے ذروں کو شمار نہیں کیا جا سکتا اسی طرح آنحضرت صلعم کی خوبیوں کو بھی شمار کرنا ناممکن ہے اس کے بعد جناب سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر اڑیسہ نے پندرہ منٹ کی تقریر میں آنحضرت صلعم کی ارفع واعلیٰ شان بیان کی اس کے بعد شری پدو لوسا نائک نے تقریر کی۔ انہوں نے اس امر کو بھی آنحضرت صلعم کا ایک معجزہ قرار دیا کہ اس علاقہ اڑیسہ میں جو بارش کئی روز سے ہو رہی تھی اور جس کے تھمنے کے آثار نہ تھے۔ وہ جلسہ کے روز تھم گئی۔ اس کے بعد منشی عبد اللطیف صاحب اور مولوی سید صمصام الدین احمد صاحب مبلغ نے تقریریں کیں۔ آخر پر خاکسار نے آنحضرت صلعم کی دشمنوں کے ساتھ شفقت" کے موضوع پر تقریر کی۔

صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں آنحضرت صلعم کی شان کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے خوب مطالعہ کیا ہے اور اسلام کو بہترین مذہب پایا ہے۔ امیر صاحب جماعت سونگھڑہ نے تمام حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ½ ۹ بجے شب جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

جلسہ کے انتظامات مقامی مجلس خدام الاحمدیہ اور اس کے قائد ... صاحب۔ اور دوسرے مقامی عہدے داران کے مرہون منت ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سید بدر عالم الدین احمد سیکرٹری تبلیغ سونگھڑہ

جماعت احمدیہ جودوار (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ جودوار کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷ نومبر بروز اتوار جودوار شہر کے باپوجی کلب کے سامنے زیر صدارت محترم بی۔ بندابن داس داس پریذیڈنٹ ورکنگ ...

شام ½ ۶ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب سونگھڑوی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک چیدہ چیدہ حالات مختصر مگر دلچسپ پیرایہ میں بزبان اردو بیان فرمائے اس کے بعد محترم کونج بہاری نائک صاحب نائب کانگریس سیوک دل نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک مہاپرش اوتار کے عنوان پر اڑیہ زبان میں تقریر فرمائی۔ دوران تقریر میں آپ نے اسبات کا اظہار کیا کہ میں اس جلسہ میں شریک ہو کر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں اور خاص طور پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے مدعو کر کے اس مجلس میں بولنے کا موقعہ دیا۔

محترم برج موہن صاحب نے اڑیہ زبان میں تقریر فرمائی۔ انہوں نے عرب کے حالات کا نقشہ عوام کے سامنے رکھ کر بتایا کہ صرف عرب نہیں بلکہ دنیا میں لامذہبیت کا دور دورہ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر ایک انقلاب پیدا کر دیا۔

اس کے بعد باپوجی کلب کے منیجر محترم جانکی ولبھ صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں حضرت پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد صلعم ایک ایسے مہاپرش اوتار تھے۔ جنہوں نے عوام کو جو پستی میں گرے ہوئے تھے ترقی کے بلند مرتبہ تک پہنچا دیا۔ بعدہٗ اُستاذی المکرم مولوی سید صمصام علی صاحب مرحوم کی اڑیہ نظم حضور اکرم صلعم کی نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی گئی اس کے بعد مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اڑیہ زبان میں کامل نبی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کامل تعلیم قرآن مجید کو عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے رب العالمین صفت کے ماتحت حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

اس کے بعد صاحب صدر نے اس مبارک مجلس میں اپنی شرکت کو خوش قسمتی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس مبارک مجلس کے اہتمام پر میں جماعت احمدیہ جودوار کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت سے اوتار جو دنیا میں گذرے ہیں ان کی تعلیم مخلوق کی بھلائی کے لئے تھی۔ ان میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم قابل قدر ہے جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ آپ نے کہا اس قسم کے جلسے بار بار ہوتے رہنے چاہئیں تاکہ اُن کی تعلیم ہمارے دلوں میں ذہن نشین ہو کر کام کرنے کی رغبت پیدا ہو۔

صدارتی تقریر کے بعد مقامی جماعت احمدیہ کی طرف سے سامعین اور معززین و صدر صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

خاکسار شیخ آدم صدر جماعت احمدیہ جودوار اڑیسہ۔

برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول

اخبار رہنمائے دکن مجریہ ۳ر دسمبر ۱۹۸۵ء میں "محمد عربی اور عربی زبان" کے عنوان سے حیدرآباد میں منعقدہ ایک جلسہ کی مختصر روئداد شائع ہوئی ہے جس میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر کنات کریج کی طرف سے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور عمدہ الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ افادۂ احباب کی خاطر پوری رپورٹ بجنسہٖ ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

"محمد عربی اور عربی زبان" — پروفیسر کنات کریج کا خراج عقیدت

حیدرآباد ۲ر دسمبر۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر کنات کریج نے آج یہاں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے جو پیام دیا ہے وہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔ اور اس سے گمراہ انسانیت کو روشنی ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ عربی زبان کے دنیا پر زبردست احسان ہیں۔ عربی ہی نے دنیا کو حقیقت سے واقف کرایا۔

پروفیسر کنات کریج نے جو آجکل حیدرآباد آئے ہوئے ہیں۔ آج سہ پہر بزم عربی کلیہ فنون کے زیر اہتمام جامعہ عثمانیہ میں "بیسویں صدی کے عربی ادیب" کے عنوان پر مخاطب کیا۔

پروفیسر کریج نے جو عربی زبان کے ماہر سمجھے جاتے ہیں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک معلوماتی تقریر کی اور عربی کے ادیب ادباء ادیبوں اور ان کی تصانیف پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ عربی زبان نے مذہبی، سیاسی، علمی اور ادبی ہر طرح کی خدمات پیش کیں اور دنیا والوں نے اسے سراہا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ مقدس کتاب قرآن جو ساری دنیا کے موجود کے لئے انسانیت کا پیغام اور شمع ہدایت ہے۔ وہ بھی عربی زبان میں ہے اور آج بھی وہ ... آسمانی کتاب ہے اور اسی مناسبت سے عربی زبان بھی ہمیشہ زندہ رہے گی (دکن نیوز) (رہنمائے دکن ۳/۱۲/۸۵)

کیرنگ (اڑیسہ)

یہاں کثرت باراں کی وجہ سے ۲۳ نومبر کی بجائے ۲۸ نومبر کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت خان بہادر مصاحب خان صاحب منعقد ہوا۔ جماعت کے احباب کے علاوہ غیر مسلم دوست بھی شریک ہوئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد انیس الرحمٰن خان صاحب نے عرب کی حالت بیان کر کے آنحضرت صلعم کے ذریعہ پیغام توحید کو بیان کیا۔ یٰسین خان صاحب نے آنحضرت صلعم کی غلاموں کو آزاد کرنے کے بارہ میں تعلیم بیان کی۔ محمد اسلم خان صاحب نے آنحضرت صلعم کے ذریعہ عورتوں کے حقوق کا تحفظ بیان کیا۔ فیاض الدین خان صاحب نے حضور صلعم کی بلند و برتر شان بیان کر کے بتایا کہ آپ کی پیروی کے بغیر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی قرب نہیں پا سکتا۔ شیخ مکرم علی صاحب نے آنحضرت صلعم کی عدل کے بارہ میں تعلیم بیان کی۔ مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی۔ اے۔ نے آنحضرت صلعم کے ارشادات کی روشنی میں انسانی تخلیق کی غرض و غایت بیان کی۔ اور آخر میں خاکسار نے آنحضرت صلعم کے ذریعہ تمام سابقہ انبیاء کی تصدیق و تکریم پر روشنی ڈالی۔ اسی لئے آپ کو تمام نبیوں کے لئے خاتم کا درجہ دیا گیا۔

محترم صدر صاحب کی صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار محسن خان مبلغ کیرنگ

بھدرک (اڑیسہ)

مورخہ ۱۷ر نومبر کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ بھدرک کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبد الرشید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعض دیگر خدام نے بھی نعتیہ اشعار سنائے۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد حسین صاحب و مکرم محمد علی شاہ صاحب نے سیرت پاک پر تقریریں کیں۔ پھر مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے حضور کی سوانح طیبہ پر مختصر طور پر روشنی ڈالی۔ اور نوجوانوں کو حضور صلعم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں خاکسار نے جلسہ سیرت النبی صلعم کی غرض و غایت کو مختصر طور پر بیان کرنے کے بعد حضور کی سیرت طیبہ کے واقعات بیان کئے اور دوستوں کو حضور کی سیرت کو ... اور اسے ... عمل کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد دعا کی گئی۔ دعا کے بعد مکرم حکیم ... صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نظم ... خیر الانام خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ الحمد للہ کہ یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسار سید محمد زکریا مہدی عفی عنہ
صدر جماعت احمدیہ بھدرک

تیمپور

مورخہ ۲۳ر نومبر بعد نماز مغرب زیر صدارت عبد القدوس صاحب مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سید محمد ... نے آنحضرت صلعم کے بعض ارشادات نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام بارہ میں لکھے احمد حسین صاحب متعلم قادیان نے آنحضرت صلعم کے اُن بے مثال صبر کے واقعات بیان کئے جو آپ نے دشمنوں کی ایذا دہی پر دکھایا تھا۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ خلیل احمد ... تبلیغ تیمپور۔

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے

پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کے متعلق کامل انکشاف کا اظہار اور الہامی تعیین

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان

(۱)

جب مصلح موعود والی پیشگوئی کی ہر طرح کامل اشاعت ہو چکی اور اس کے متعلق الہام سے خبر پاکر یہ بھی بتا دیا گیا کہ وہ نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہوگا۔ اور اس کی پیدائش بشیر اول کے بعد بلا توقف ہوگی۔ نیز اس کا نام فضل۔ محمود۔ بشیر ثانی اور فضل عمر ہوگا۔ اور عمر پانے والا ہوگا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے بعد پیدا ہونے والے لڑکے کی پیدائش کی اطلاع بھی بذریعہ اشتہار تکمیل تبلیغ ان الفاظ میں دی:۔

"خدائے عزّ و جلّ نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے؟"

اس اطلاع سے ظاہر ہے کہ آپ نے سابقہ خبروں والہاموں کو دیکھ کر اپنے اجتہاد سے اسی لڑکے کو وہی خاص موعود سمجھا۔ ورنہ آپ اس کا نام محمود نہ رکھتے۔ ہاں یہ درست ہے کہ اس وقت تک آپ کو الہام کے ذریعہ یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ موعود یہی لڑکا ہے۔ مگر یہ ایک زائد بات تھی جس کا اظہار آپ نے کیا تھا۔ ورنہ یہ ضروری نہیں تھا کہ موعود کے متعلق ضرور ہی الہام سے خبر پاکر یہ اطلاع دی جاتی کہ یہی لڑکا وہ خاص موعود ہے۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی تو پیشگوئیاں موجود تھیں پھر ان کے متعلق کب اس قسم کا کامل انکشاف بتواتر الہامات سے مخالفوں کے دل تسلی پا جاتے۔ ظاہر ہے کہ ایسا انکشاف خود آنحضرت صلعم اور مسیح موعود ہی کے ذریعہ سے ہوا۔ پس جب صورت حال یہ ہے تو پھر کس بنا پر مصلح موعود کے متعلق اس قسم کے انکشاف کو حضرت مسیح موعودؑ ہی کے ذریعہ سے ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ ایسا کامل انکشاف خود مصلح موعود کے ذریعہ سے بھی ہو سکتا تھا ہمارے پیغامی حضرات کہتے ہیں۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پیدائش کے بعد ان کے مصلح موعود ہونے کے متعلق کوئی کامل انکشاف بذریعہ الہام نہیں فرمایا۔ اس لئے انہیں ان کے مصلح موعود ہونے کا اقرار کرنے میں تامل ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان لوگوں نے آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعودؑ کو کس کے کامل انکشاف کے بعد مانا ہے؟ اور پھر چوتھی صدی میں پیدا ہونے والے ایک فرضی لڑکے کو کس کامل انکشاف کے ذریعہ سے قبول کر لینگے۔ کیا اس کے متعلق بھی ان کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں ان کا مطلوبہ کامل انکشاف موجود ہے۔ اگر نہیں تو یہ حجت ان کے سامنے اس وقت بھی موجود ہوگی جو انہیں اسے قبول کرنے سے روک دے گی۔ اگر ان کے پاس کوئی کامل انکشاف موجود نہیں۔ اور وہ محض اپنے اجتہاد سے کام لے کر یا اس کی وحی والہام پر اعتبار کرکے اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ تو وہ اب کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و اجتہادات اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے الہامات سے فائدہ اٹھا کر اور اپنے اجتہاد سے کام لے کر ایسے شناخت کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور یہ خیال کرکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے مصلح موعود ہونے کے متعلق کوئی الہام نہیں ہوا وہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو جادہ حق سے کیوں دور پھینک رہے ہیں۔ ان کا خیالی مطلوبہ انکشاف تو نہ کبھی پہلے کسی کے متعلق ہوا اور نہ ہی ضروری ہے۔ اور اگر انہیں اپنے وہم پر اصرار ہو تو عجب طور پر ان سے حضرت نبی کریم صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایسا کامل انکشاف دکھانے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ جس شخص یا نبی نے آپ کے بارہ میں خبر دی ہو اسی نے آپ کے متعلق حضورؑ کے ظہور یا پیدائش کے بعد بھی اطلاع دی ہو؟۔

بہرحال جس قسم کا کامل انکشاف یہ لوگ چاہتے ہیں وہ ضروری نہیں۔ ہاں اگر ایسا کامل انکشاف کسی کے متعلق ہو جائے۔ تو یہ ایک زائد امر ہے ورنہ عام طور پر تو کسی موعود کو اس کے حالات کی بنا پر لینے تدبیر اور غور و فکر و اجتہاد ہی سے کام لے کر پہچانا جاتا ہے یا پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو کسی کو اس کے متعلق اپنے الہام کشف یا رؤیا کے ذریعہ سے براہ راست پتہ دے دے۔ تو یہ اس کا اس کے ساتھ خاص معاملہ ہوگا۔

(۱) مصلح موعود کے متعلق کامل انکشاف کے ذریعہ سے پہلی اطلاع

بایں ہمہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس حد تک ممکن تھا اس کے متعلق کامل انکشاف سے بھی اطلاع دی تھی جس کا ثبوت یہ ہے کہ:۔

آپ نے کامل انکشاف کے ذریعہ سے اطلاع دینے کے لئے اپنی کتاب "سراج منیر" کی اشاعت میں پہلے توقف فرمایا تھا اور یہ لکھا تھا کہ:۔

"اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے تب اس کا مفصل و مبسوط حال لکھا جائے۔"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

اس کے بعد جب سات آٹھ سال انتظار کے بعد سراج منیر مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کی گئی۔ تو اس میں پندرہ مارچ ۱۸۹۷ء کو کامل انکشاف کے اظہار کے لئے جو اعلان آپ نے فرمایا وہ حسب ذیل ہے:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۳۳)

مصلح موعود کے لئے نو سالہ الہامی میعاد کے اندر پیدا ہونا اور عمر پانا ضروری شرط ٹھہرایا گیا تھا۔ اس اطلاع نے صاف بتلا دیا کہ آپ نے کامل انکشاف کے بعد اس امر کا اعلان فرما دیا تھا کہ میعاد مقررہ کے اندر پیدا ہونے والا لڑکا اپنی مقررہ نو سالہ میعاد کے اندر پیدا ہو چکا ہے۔ اور وہ عمر پانے والا اور زندہ بھی ہے جواب نویں سال میں ہے اور وہ وہی ہے جس کا نام محمود ہے۔

پس اول سراج منیر میں اطلاع دینا کامل انکشاف کا ثبوت ہے۔

دوسرا اسکی نو سالہ عمر کا ذکر کرنا بھی اس امر پر شاہد ہے کہ آپ نے یہ اطلاع کامل انکشاف ہی سے دی تھی۔ ورنہ آپ کو یہ کس طرح معلوم ہو گیا کہ یہ لڑکا عمر پانیوالا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات تو آپ کو صرف خدا تعالیٰ ہی کے بتانے اور اطلاع دینے معلوم ہو سکتی تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ قطعاً اس کی عمر کا ذکر اعلان میں نہ فرماتے۔

(۲) مصلح موعود کے متعلق کامل انکشاف کے بعد دوسری اطلاع

اس لڑکے کی پیدائش سے ذرا قبل ایک الہامی شعر میں آپ کو بتایا گیا تھا کہ وہ فخر رسل ہوگا چنانچہ آپ نے اس کے متعلق یہ بھی اطلاع دی کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کے متعلق آپ کو اسکی پیدائش سے قبل فخر رسل والا شعر الہام ہوا تھا آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"لڑکے پیدا ہونیکی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کے دس شرائط مندرج ہیں اور اس کے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز رہِ دور آمدۂ

(تریاق القلوب صفحہ ۴۳ ۱۸۹۹ء)

اس شعر میں اس موعود لڑکے کی جلد پیدائش کی طرف اشارہ کیا گیا تھا جس کے بعد محمود یعنی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذکورہ تحریر میں اس شعر کو آپ پر چسپاں کرکے یہ بتا دیا کہ مصلح موعود یہی محمود ہے۔ نہ کہ کوئی اور۔ اگر کامل انکشاف نہ ہوا تھا تو آپ نے اس دوسرے اعلان میں یہ مزید بات کیوں انکے متعلق لکھ دی کہ محمود نام کے علاوہ اس پسر موعود والے شعر کا بھی مصداق ہے۔

(۳) مصلح موعود کے متعلق کامل انکشاف کے بعد تیسری اطلاع

حضرت مسیح موعود نے مصلح موعود کے متعلق ایک اطلاع یہ دی تھی کہ

"چونتیسواں نشان یہ ہے کہ میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور مخالفوں نے جیسا کہ انکی عادت ہے اس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ تب خدا نے مجھے بشارت دیکر فرمایا کہ اسکے عوض میں جلد ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام محمود ہوگا اور اسکا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا ... یہ لڑکا پیدا ہو گیا اور اسکا نام محمود احمد رکھا گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷)

اس میں آپ نے اس امر کا اظہار فرمایا تھا کہ بشیر اول کے بعد اس کا قائمقام پیدا ہونیکا ہے ... اور وہ ... مرتو فی مرچکا ہے بشیر اول کا قائم مقام مصلح موعود ہی ہے نہ کہ کوئی اور۔ اس تیسرے اعلان میں محمود کو بشیر اول کا قائمقام قرار دیکر اسکے مصلح موعود ہونیکی وجہ بھی بتادی (باقی)

حیات عیسیٰ علیہ السلام جناب مودودی صاحب کی نظر میں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۲)

مودودی صاحب کا مبلغ علم

میں پہلے یہ لکھ چکا ہوں کہ جناب مودودی صاحب کے نزدیک وفات مسیح کے قائل صرف آیت متوفیک کو اپنے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"اسکے جواب میں (یعنی حیات مسیح کے جواب میں) اگر کوئی دلیل پیش ہو سکتی ہے تو زیادہ سے زیادہ صرف یہ ہے کہ سورۂ آل عمران میں اللہ نے متوفیک کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مگر یہ لفظ طبعی موت کے معنے میں صریح نہیں ہے۔"

افسوس کہ جناب مودودی صاحب نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی نظر بہت محدود رکھی۔ اگر وہ اس نقطۂ نظر سے پورے قرآن کریم کا مطالعہ کرتے تو انہیں اور بہت سی ایسی آیات مل سکتی تھیں جو وفات مسیح پر شاہد و ناطق ہیں۔ ایک آیت تو وہی ہے جو میں نے اوپر بیان کی۔ اور جس سے تمام صحابۂ کرام نے انبیاء کرام کی وفات پر استدلال کیا۔ یعنی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اسی مضمون کی ایک اور آیت ہے۔ جس میں بالفاظ خاص مسیح ابن مریم کا ذکر کیا گیا ہے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

یہ دونوں آیتیں ایسی ہیں جو باہم ایک دوسرے کا مفہوم بیان کرتی ہیں۔ ایک میں وفات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ دوسرے میں وفات مسیح بن مریم کا۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو وفات پا گئے۔ مگر مسیح بن مریم زندہ رہے نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح تو زندہ ہیں مگر محمد صلعم فوت ہو گئے۔ ان دونوں آیات کا حکم ایک ہوگا۔ وفات یا حیات۔ وفات ہوگا تو محمدؐ اور مسیحؑ دونوں کا۔ اور حیات ہوگا تو دونوں کا۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی ہے۔ لہٰذا اسکی روشنی میں مسیح بن مریم کی وفات بھی ہو چکی ہے۔

گر بدنیا گرکسے پائندہ بودے
ابوالقاسم محمدؐ زندہ بودے

اب ایک اور آیت ہے۔ جس میں خدا نے کہا ہے کہ جن غیر خدا اس کی پرستش کی دعوت دی جاتی ہے۔ وہ مر چکے ہیں۔ وہ زندہ نہیں ہیں۔ انہیں تو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ دوبارہ کب اٹھائے جائیں گے۔

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون اموات غیر احیاء (نحل رکوع ۲)

اس آیت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام کی طرف جو صفت خلق منسوب کی گئی ہے وہ غلط ہے۔

کیا اس آیت کی موجودگی میں وفات مسیح سے انکار کیا جا سکتا ہے۔ اس میں تو خدا نے تمام معبودان باطل کی موت کی تصریح کر دی ہے۔ اور یہ معلوم ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام بھی ایک معبود باطل ہیں۔ اور مسیحیوں کی طرف سے ان کی پرستش کی تمام دعوت دی جاتی ہے۔

پھر ایک اور آیت ہے جس میں خدا نے کہا ہے کہ جن جن کو لوگوں نے خدا کی ذات و صفات میں ساجھی ٹھہرایا ہے جیسے مسیح بن مریم ان کو اس شرکت کا کوئی علم نہیں روز حشر جب خدا مشرکوں سے باز پرس کرے گا تو اس وقت یہ شرکا ان سے صاف کہیں گے کہ ہم کو تو کچھ خبر نہیں کہ تم لوگ ہماری عبادت کرتے تھے۔ آیت کریمہ یہ ہے۔

ویوم نحشرھم جمیعا ثم
نقول للذین اشرکوا
مکانکم انتم وشرکائکم
فزیلنا بینھم وقال
شرکاءھم ما کنتم ایانا
تعبدون۔ (یونس رکوع ۳)

یہ کیسی تعجب خیز بات ہے کہ مسیح زندہ بھی ہوں دوبارہ نازل بھی ہوں۔ قوم سے جہاد بھی کریں۔ اور انہیں اپنے شریک الوہیت بنائے جانے کی خبر بھی نہ ہو۔ کونسی عقل سلیم اس بات کو تسلیم کر سکتی ہے۔ لہٰذا اس آیت سے عیاں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنے الٰہ یا ابن اللہ بنائے جانے کی کچھ خبر نہیں۔ روز حشر وہ خدا کے روبرو اپنی اس لاعلمی کا اظہار کریں گے۔

اسی طرح کی اور بہت سی آیات ہیں۔ جن سے وفات مسیح پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا کہ قرآن کریم کی تیس آیات سے جناب مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے اور انہوں نے اپنی تصانیف میں ان آیات سے استدلال کر کے بتا دیا ہے۔

مرد مصلوب کون تھا؟

عام طور پر مسلمانوں میں یہ خیال رائج ہے کہ جب یہودی مسیح کو گرفتار کرنے آئے تو خدا نے انہیں میں سے ایک شخص کو مسیح کی شبیہ دیدی۔ اور یہودیوں نے اسی کو مسیح سمجھ کر صلیب پر لٹکا دیا۔

اس قصہ پر جب عقل و انصاف سے غور کیا جاتا ہے تو اس کے دو باعث معلوم ہوتے ہیں۔

ایک تو مسیح کو زندہ ثابت کرنے کی خواہش جو محض اعجوبہ پرستی کے باعث واعظانہ قصہ گو کے ذریعہ مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہے۔

دوسرا ولکن شبہ لھم کی دور از عقل تفسیر۔ انہوں نے جب دیکھا کہ مسیح کو نہ صلیب دی گئی نہ قتل کیا گیا۔ تو ان کی عقل اس طرف نہیں گئی۔ کہ یہ واقعہ یہودیوں کی نظروں میں مشتبہ ہو گیا۔ بلکہ ان کا ذہن "شکل مسیح" کی طرف چلا گیا اور انہوں نے ولکن شبہ لھم کا مطلب یہ سمجھا کہ واقعہ صلیب مشتبہ نہیں ہوا۔ بلکہ مسیح کی شکل و صورت مشتبہ ہو گئی۔ اور یہودیوں نے دھوکہ میں آکر کسی اور آدمی کو صلیب دیدی۔ غرض اس طرح انہوں نے اس واقعہ کو ایک اضحوکہ بنا دیا ہے۔

جناب مودودی صاحب کا ذہن بھی اسی واقعہ کی طرف منتقل ہوا۔[1] اور انہوں نے بھی یہ لکھا کہ مرد مصلوب کوئی اور تھا۔ مگر یہ بردہ اخفا ان کے لئے کیسے مشتبہ ہو گیا اس کے معلوم کرنے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ یہ ہے جناب مودودی صاحب کا مبلغ علم۔ ان کی اس بے خبری پر ہر اہل علم کو تعجب ہوگا۔

انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ اگر یہ واقعہ درست ہوتا تو لوگوں کے درمیان اس کا خوب چرچا ہوتا۔ خصوصاً مسیحیوں کو الوہیت مسیح ثابت کرنے کے لئے ایک اچھا حربہ ہاتھ آ جاتا۔ مگر اس کی کیا وجہ ہے کہ نہ مسیحی اس واقعہ کا ذکر کرتے ہیں نہ یہودی۔ کم سے کم اس فرضی مرد مصلوب کا وارث یا رشتہ دار تو اس کی جستجو کرتا۔

سچ پوچھئے تو اس قصہ کے اختراع کرنے میں مسلمان واعظوں کا دماغ مسیحیوں سے بھی زیادہ تیز نکلا۔

واقعہ صلیب

حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ یہودیوں نے جناب مسیح کو صلیب پر مار کے ان کو لعنتی اور جھوٹا ثابت کرنا چاہا تھا۔ وہ ان کی سازش کے ماتحت صلیب پر چڑھائے بھی گئے۔ مگر خدا نے اپنی مخفی تدبیر کے ماتحت ان کو بچا لیا۔

اس کے لئے پہلے تو خدا نے پیلاطوس کو مسیح کا ہمدرد بنا دیا۔ جس کے حکم سے ان کو صلیب دی جانے والی تھی۔ قصہ یہ ہوا کہ جب پیلاطوس اپنی عدالت گاہ میں بیٹھا تھا۔ تو اسکی بیوی نے اسکو یہ پیغام بھیجا کہ مسیح کو قتل نہ کرنا۔ میں نے رات ان کے متعلق ایک منذر خواب دیکھا ہے۔ اور لوقا ۲۳/۲۵[2] سے معلوم ہوتا ہے کہ خود پیلاطوس بھی مسیح کا ہمدرد تھا۔ اور اس کی عدالت ان کو بے گناہ سمجھتی تھی۔ مگر یہودیوں نے مسیح کے خلاف اتنا ہنگامہ برپا کر دیا تھا کہ پیلاطوس بھی اس وقت کے سیاسی حالات سے مجبور ہو گیا۔ تاہم اس نے حکم صلیب کے نفاذ کرنے میں بڑی حکمت سے کام لیا۔

یہودیوں کا سبت

انہوں نے پہلی تدبیر تو یہ کی کہ جمعہ کے دن صلیب مسیح کا حکم جاری کیا۔ جو یہودیوں کے لئے سبت کی تیاریوں کا دن تھا۔ جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ وہ جمعہ کے دن غروب آفتاب سے پہلے تمام دنیوی معاملات سے کنارہ کش ہو جاتے تھے۔ اگر ان کا کوئی مجرم صلیب پر ہوتا تو اس کو بھی سورج ڈوبنے سے پہلے اتار لیتے تھے۔ اگر وہ زندہ اترتا تو اس کی پنڈلی یا ریڑھ کی ہڈی توڑ کر اسی وقت اس کو ہلاک کر دیتے۔ مگر صلیب پر نہ رکھتے تھے۔

پیلاطوس کو معلوم تھا کہ اگر مسیح جمعہ کے دن صلیب پر لٹکائے گئے تو وہ چند گھنٹوں سے زیادہ صلیب پر نہیں رہ سکتے۔ اور اتنی دیر میں صلیب پر کسی کی جان نہیں نکلتی تھی۔ اس پر کوئی دو تین دنوں سے پہلے نہیں مرتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات چھٹے دن بھی زندہ ہی اتارا جاتا تھا۔ اور یہ کوئی قیاس محض نہیں۔ بلکہ جب صلیب کی نوعیت پر غور کیا جاتا تو یہ بات بہت آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔

طریقہ صلیب

صلیب پر چڑھانے کی صورت یہ ہوتی تھی کہ آدمی کو ایک تختے کے ساتھ موٹے رسے سے باندھ کر کھڑا کر دیا جاتا۔ اور اس کے دونوں ہاتھوں کو ایک تختہ پر پھیلا کے اس کی دونوں ہتھیلیوں کے گوشت میں ایک ایک کیل ٹھونک دی جاتی۔ انسان اسی طرح رسے کے سہارے کھڑا رہتا اور کراہ کراہ کر جان دیدیتا۔ مگر اس کے لئے جانکنی کا یہ عذاب بڑا تکلیف دہ ہوتا تھا۔ اور وہ کبھی کبھی اسی طرح چھ دن تک صلیب پر کراہتا رہتا۔ اس لئے کہ انسان بڑا سخت جان واقع ہوا ہے۔ اور وہ آخری حد تک موت سے مقابلہ کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

حکمت پیلاطوس

چنانچہ پیلاطوس کی حکمت کارگر ثابت ہوئی۔ اور یہودیوں نے جناب مسیح کو جمعہ کے دن دوپہر کو صلیب پر چڑھا دیا۔ ان کے ساتھ دو ڈاکو بھی چڑھائے گئے۔ اور تیسرے پہر ان تینوں کو صلیب سے اتار لیا۔ یعنی محض ایک گھنٹہ یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو گھنٹہ تک وہ صلیب پر رکھے گئے۔ ان کے اتنی جلد اتارے جانے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ جب مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ تو حسن اتفاق سے اس وقت بڑے زور کی ایک آندھی آئی۔ جس سے یہودی خوف زدہ ہو گئے اور سمجھا کہ شاید یہ ہماری شامت اعمال کی پاداش ہے۔ پھر ان پر غروب آفتاب کا وقت بھی مشتبہ ہو رہا تھا کیونکہ آندھی کی وجہ سے ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔ اس لئے گھبراہٹ میں ان کو تیسرے پہر ہی اتار لیا۔ ساتھ ہی دونوں ڈاکو بھی اتارے گئے۔ وہ دونوں زندہ

---

[1] تفہیم القرآن زیر آیت ولکن شبہ لھم۔ منہ

[2] لوقا ۲۳/۲۵۱

تھے۔ اس لئے ان کی ٹانگیں توڑ کر ان کو ہلاک کرنے کا ... کے ساتھ اس قسم کا کوئی سلوک نہیں کیا گیا۔ دراصل اس کے اندر ... کی حکمت کام کر رہی تھی۔ مرقس ۱۵/۳۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے صلیب کے سامنے جن سپاہیوں کا پہرہ مقرر کیا تھا۔ اس کا افسر صوبیدار جناب مسیح کا معتقد تھا۔ اور انھیں غالباً پیلاطوس کی حکمت کی خبر بھی تھی۔ اس لئے کہ جب صلیب سے اتارے جانے کے بعد یوسف نے پیلاطوس سے کہا کہ مسیح صلیب پر مر گیا تو وہ بڑا حیران ہوا۔ اور اس نے فوراً اس صوبیدار کو طلب کیا۔ اور مسیح کا حال پوچھا۔ جیسا کہ مرقس ۱۵/۴۴-۴۵ سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر اس نے مسیح کو یوسف کے حوالہ کر دیا۔ وہ ان کو ایک باغ میں لے گیا۔ جہاں اس نے ایک چٹان کھود کر اپنے لئے ایک قبر بنوائی تھی۔ جو بڑی کشادہ اور ایک آدمی کی رہائش کے قابل تھی۔ جیسی یہودیوں کی قبریں ہوا کرتی ہیں۔ اس نے مسیح کو اسی قبر میں رکھا۔ اور اس زمانہ کے ایک طبیب حاذق "نقادیمس" سے ان کا علاج کرایا جس سے مسیح بہت جلد اچھے ہو گئے۔

طریقۂ علاج اور مسیح

"واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت" میں وہ طریق علاج بھی درج ہے۔ جو اس حکیم نے اختیار کیا تھا وہ کچھ دیر تک مسیح کی ناک کے سامنے زور زور سے سانس کھینچتا رہا۔ اس ترکیب سے ان کے جسم میں حرارت پہنچائی جس سے ان کے دل کی حرکت تیز ہوئی۔ اور ان کے سینے سے سانس لینے کے آثار معلوم ہونے لگے۔ اسی طرح وہ آہستہ آہستہ ہوش میں آ گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلیب پر بے ہوش ہو گئے تھے۔ یا ان پر سکتہ کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ یوحنا ۱۹/۱ کی روایت ہے کہ جب پیلاطوس کی عدالت نے ان کو کوڑے لگا کر انہیں یہودیوں کے حوالہ کر دیا تو ان سبھوں نے انہیں بڑی اذیتیں پہنچائیں۔ انہیں کانٹوں کا تاج پہنایا۔ ان کے منہ پر تھوکا۔ اور انہیں ... مارا۔ ... لگائے۔ مسیح ان مظالم سے نڈھال ہو گئے تھے۔ اور اپنی صلیب لے کر چلنے میں بھی لڑکھڑا رہے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی صلیب اٹھانے کے لئے ... اور شمعون کو بیگار پکڑا گیا۔ (متی ۲۷/۳۲) اسی حالت میں ان کی ہتھیلیوں میں دو کیلیں ٹھونکی گئیں۔ اور وہ شدت درد سے بے ہوش ہو گئے۔ ... جب یوسف ان کو اٹھا کر اپنے گھر لے گئے۔ تو ... سے اس وقت ایک ... کے لئے صحت بخش تھی۔ اور ان کو ... کرنے میں نقادیمس کی مدد ... اسی طرح ہمارے ہاں

مجھ کی ہوا زخم کو خشک اور مندمل کرتی ہے اسی طرح وہ بہت جلد رو بصحت ہو گئے۔ لیکن یہودیوں کا خوف ابھی باقی تھا۔ اور خطرہ تھا کہ اگر انہیں مسیح کی زندگی کا حال معلوم ہو گیا تو پھر ان کو صلیب دلانے کے لئے ہنگامہ کریں گے۔ اس لئے ان کی زندگی صیغۂ راز میں رکھی گئی۔

جناب مسیح صحت یاب ہونے کے بعد اس ملک سے ہجرت کر گئے۔ اور بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر آ گئے۔ اس لئے کہ یہیں بنی اسرائیل کے وہ قبائل آباد تھے جنہیں "بخت نصر" نے جلا وطن کیا تھا۔ چنانچہ افغانستان کی ایک وجہ تسمیہ یہ بتائی گئی ہے کہ جب بنی اسرائیل کے ان قبائل کو جلا وطن کیا گیا۔ تو وہ اسی راہ سے آہ و فغان کرتے ہوئے آئے۔ اسی لئے وہ جگہ فغانستان کہلائی۔ جسے اب افغانستان کہا جاتا ہے۔

غرض جناب مسیح کے دل میں ان قبائل سے ملنے کی پہلے سے خواہش موجود تھی۔ اور وہ بار بار اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے۔ بلکہ متی ۱۵/۲۴ اور یوحنا ۱۰/۱۵-۱۶ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں پہنچنا ان کے فرض منصب نبوت میں داخل تھا۔

یہودیوں کا اشتباہ

یہ تو جناب مسیح کی سرگذشت تھی۔ لیکن ادھر یہودی اسی دھوکے میں رہے کہ ہم نے مسیح کو صلیب پر قتل کر دیا۔ اور وہ موسیٰ کی کتاب استثناء کے مطابق لعنتی کی موت مرگیا۔ وہ اپنے کو خدا کا بیٹا کہتا تھا۔ مگر اس کی روح بھی خدا کی طرف نہیں اٹھائی گئی۔ بلکہ وہ سجین یعنی "زندان لعنت" کی طرف بھیج دی گئی۔

یہی اشتباہ کی صورت تھی جو یہودیوں کے سامنے پیدا ہوئی۔ قرآن کریم نے اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم بل رفعہ اللہ الیہ۔ اس آیت کریمہ میں خدا نے بتوجہ قتل و صلیب یعنی مسیح کے کذب و لعنت کی تردید کی ہے۔ اور یہودیوں کے اس مفہوم ذہنی کی نفی کی ہے۔ جو وہ مسیح کی طرف قتل و صلیب کو منسوب کر کے بیان کرنا چاہتے تھے۔

یہ مسیح کی تاریخی سرگذشت تھی جو میں نے بیان کی۔ اور یہ قصہ ہر اس شخص پر روشن ہے۔ جس نے قرآن کریم۔ انجیل اور تاریخ کا وسعت نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ مگر افسوس کہ جس طرح یہ قصہ یہودیوں کے لئے مشتبہ ہو گیا۔ اسی طرح جناب مودودی صاحب کو بھی ایک قسم کا اشتباہ ہو گیا۔ (باقی)

۱۔ متی ۱۵/۲۴ یوحنا ۱۰/۱۵-۱۶

پہلوں کے نقش قدم پر (بقیہ)

لاتظنوا ان احدا ایقدر ان یکذب علی رسول اللہ وانا حی (ذخیرۃ الفکریات حاشیہ) کہ دارقطنی نے کہا کہ اے اہل بغداد یہ خیال نہ کرو کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی حدیث منسوب کر سکتا ہے جبکہ میں زندہ ہوں۔

افسوس اگر مقالہ نویس اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر اس عظیم الشان نشان آسمانی پر غور کرتا تو وہ حضرت مہدی مسعودؑ کی صداقت کیساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی تکذیب کے گناہ سے بچ جاتا!! اس نام نہاد اہلحدیث کا حدیث رسول اللہ پر کس قدر بڑا ظلم ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ماہ رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں پر کسوف و خسوف کے اجتماع کو مہدی کے زمانہ میں ظاہر ہونے کا نشان بتایا گیا مگر جب اس نشان پر پردہ ڈالنے کی اور کوئی صورت دکھائی نہ دی تو ایک طرف حدیث کے مجروح ہونے کی آڑ لی اور دوسری طرف محض اختصار کے خاطر اسے ایک عمومی رنگ دیکر اس نشان کی عظمت کو کم کرنے کی ناکام کوشش کی ہے

لوگی صاحب کیا یہی توحید ہے ؎ مسیح کی کسی دیو کی تقلید ہے

سلسلہ حقہ کے مخالفین کی بھی عجیب حالت ہے ٹھیک اسی وقت جب یہ نشان آسمانی ظاہر ہوا تو کہنے لگے کہ حدیث کی رو سے چاندگرہن رمضان کی پہلی تاریخ کو اور سورج گرہن ۱۵ تاریخ کو ہونا چاہیئے تھا مگر جب دلائل قاطعہ سے انکا یہ عذر بھی توڑ دیا گیا تو اب یہ شوشہ چھوڑا کہ کسوف و خسوف کے ایک ماہ میں ہونیکی پیش خبری میں کونسی بڑی بات ہے جبکہ یورپ کے ایک عالم نے ان سب کی تعداد درج کر دی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اے حضرت یورپی عالم تو اب پیدا ہوا۔ مگر مذکورہ حدیث تو اسلامی لٹریچر میں تیرہ سو سال سے چلی آتی ہے۔ آپ نے ایسے وقت ان پیش خبریوں سے دنیا کو مطلع کیا جبکہ موجودہ انکشافات کا نام و نشان بھی نہ تھا اور نہ کسی شخص کو اس زمانہ کی روحانی ابتر حالت کا علم تھا جس کی اصلاح کیلئے مسیح موعود و مہدی مسعودؑ کی بعثت ہوئی اس عالم الغیب خدا ہی نے اپنے نبی پر ان پیش آمدہ واقعات کی قبل از وقت خبر دی اور اسکے دیئے ہوئے علم سے آپ نے دنیا کو خبر دی!

رہا یہ سوال کہ کسوف و خسوف کو دیکھ کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے دعوے کی صداقت پر استشہاد کیا نہ معلوم مقالہ نویس کو اس میں کونسی قابل اعتراض بات نظر آئی جبکہ آسمانی نشان خدا کی طرف سے صدیوں پہلے بتایا ہوا نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور آپ کئی سال قبل آپ باذن الٰہی مہدی مسعود ہونیکا دعوے کر چکے تھے پھر کیوں نہ اس آسمانی نشان کو اپنے حق میں قرار دیتے؟

تیسرے نمبر پر مقالہ نویس نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام پر الزام تھیتے ہوئے لکھا ہے کہ

"مرزا صاحب جب انیسویں صدی میں پیدا ہوئے تو مسلمان بڑے خوشحال اور صاحب نصیب تھے۔ ان کی کئی حکومتیں الحاد و دہریت اور بد اعتقادیاں ان میں نہ تھیں مگر جونہی مرزا صاحب کا ظہور ہوا مسلمانوں پر فتنوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ان کی کئی حکومتیں چلی گئیں اعتقادات خراب ہو گئے دہریت و الحاد نے اپنے اڈے آن جمائے۔"

یہ الزام بھی ایسا ہی ہے جیسے انبیاء گزشتہ کے مخالفین کی طرف سے ان پر لگایا گیا۔ ذرا سورۃ نمل ع ۴ میں قوم ثمود کی طرف سے حضرت صالحؑ پر لگائے گئے الزام کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ

اور حضرت موسیٰ کے مخالفین کے بھی ایسے ہی رویہ کے متعلق فرمایا ...

یہ جو مسلمانوں کے طرح طرح کے فتنوں کا نشانہ بننے کو باعث حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کو قرار دیا گیا۔ درحقیقت یہ معترض کی اپنی عقل کا قصور ہے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وقت کا مامور تو اس روشن سورج کی مثال رکھتا ہے جس کی ضیا پاشی سے ہر قسم کے اندھیرے کافور ہو کر ہر جگہ اجالا ہو جاتا ہے۔ تب تاریک راتوں کے عیوب لوگوں پر ظاہر ہوتے ہیں اور بھلے سیدھے ڈھنگ سے اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہیں بعض شپرہ صفت اس نیر النہار کو برا بھلا کہنے لگتے ہیں کہ اس نے ہماری آنکھوں کو چندھیا دیا!!

اے حضرت آپ کچھ تو تاریخی کتب کا مطالعہ کریں محض آپ کے لکھ دینے سے کیا بنتا ہے۔ تاریخی واقعات کو کون جھٹلا سکتا ہے۔ فیج اعوج کا زمانہ ملت اسلامیہ کی خستہ حالی کا زندہ ثبوت ہے۔ بیشک بیسویں صدی عیسوی میں مسلمانوں پر ایسے حالات گذرے مگر اسی زمانہ میں خدا تعالےٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا بیج بو دیا۔ جیسے حسب پیشگوئی بتدریج پروان چڑھنا مقدر تھا۔ یہاں وہی پودا جسے مقالہ نویس کے بزرگوں نے اپنی پوری طاقت سے مسل دینا چاہا مگر یہ شجر طیبہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا گیا۔

البتہ ان فتنوں کا ایک پہلو بھی ہے جس پر مقالہ نویس نے غور نہیں کیا۔ جو کہ بجائے خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

مقالہ نویس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بعد ہی مسلمانوں پر طرح طرح کے ابتلاء آنے لگے۔ کیا یہ بات آپ کے اس الہام کی صداقت کا اعتراف نہیں جس میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا"

بلاشبہ مسلمانوں پر جو کچھ گذرا اُس کا اصل سبب مامور من اللہ کی تکذیب و انکار تھا جسے الہام الٰہی میں زور آور حملوں کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اگر وہ آپکی صداقت پر ایمان لاتے تو یقینی طور

مبارکبادی

محترم جناب سید وزارت حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ آف اورین سابق پراونشل امیر بہار کے نواسہ یوسف صاحب ابن ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب مظفرپور کی کامیابی پر محترم قاضی اکمل صاحب نے یہ مبارکبادی بھجوائی ہے ——— (ایڈیٹر)

خوش خبر لایا یہاں پیک مظفرپور ہے ؎ جو بہت نزدیک ہے دل سے اگرچہ دور ہے

اپنے یوسف کو ملا آنرز کا اعزاز ہے ؎ اس نواسے پہ "وزارت" کو بجا ہی ناز ہے

یہ دعا ہے اکمل مہجور کی اللہ سے ؎ ہو مبارک یہ تعلّم دین و دنیا کے ...

قواعد

دربارہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بروئے ریزولیوشن ۵۵ غ م مورخہ ۳/۱۲/۳۸

نوٹ :- چونکہ مقامی جماعتوں کے موجودہ عہدہ داران کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء کو ختم ہو جائے گی:

اس لئے تمام جماعتوں کو لازم ہے کہ نئے عہدہ داران کا انتخاب کر کے آخر جنوری سے قبل عہدیداران کی فہرستیں نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ نئے عہدہ دار یکم مئی ۱۹۵۹ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک تین سال کیلئے منتخب کئے جائیں گے۔ اور انکا انتخاب ان قواعد کے ماتحت ہوگا جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

انتخابی جلسوں کے صدر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ خود ان قواعد کی پابندی کریں اور جماعتوں سے بھی کرائیں مبلغین سلسلہ اور انسپکٹران بیت المال سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوروں میں ہر ایک جماعت میں جہاں وہ جائیں ان قواعد کے ماتحت عہدہ داروں کا انتخاب کرائیں گے لیکن ان کو خود انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کا کام صرف انتخابات کیلئے جماعتوں میں تحریک کرنا ہے البتہ وہ اس امر کی نگرانی رکھنے کیلئے کہ اجلاس کی کارروائی قواعد کے ماتحت ہو رہی ہے اجلاس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی خلاف قاعدہ کارروائی ہو تو صدر اجلاس کو مناسب طور پر توجہ دلا سکتے ہیں اور اصلاح نہ ہونے کی صورت میں مرکز (نظارت علیا) کو اپنی رپورٹ بھیج سکتے ہیں۔ مگر یہ کام فوری طور پر ہونا چاہیئے تا ایسا نہ ہو کہ کسی خلاف قاعدہ کارروائی کی منظوری مرکز سے پہلے ہو جائے۔ اور ان کی رپورٹ بعد میں آئے۔

۱۔ صرف مندرجہ ذیل عہدیداران کی فہرست بغرض منظوری نظارت علیا میں آنی چاہیئے۔ امیر جماعت نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری دعوت و تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری امور عامہ و خارجہ۔ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری ضیافت۔ سیکرٹری جائداد۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ سیکرٹری وقف جدید آڈیٹر۔ امین۔ محاسب۔ امام الصلوٰۃ۔ قاضی۔

نوٹ ا:- عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی منظوری متعلقہ مجالس سے لی جائے۔ نظارت علیا میں ان عہدیداران کی فہرست نہ بھیجی جائے۔

۲۔ اگر کسی جگہ نائب امیر یا وائس پریذیڈنٹ کے علاوہ مندرجہ بالا عہدیداران کے نائبوں کی بھی ضرورت ہو تو ان کی منظوری مقامی انجمن خود دے سکتی ہے۔ اُن کی فہرستیں مرکز میں نہ بھیجی جائیں نہ ہی مرکز سے اعلان کیا جائے گا۔

۳ (الف) محصلوں کے لئے مقامی انجمن کی منظوری کافی ہے۔ البتہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاعی رپورٹ آنی چاہیئے۔ تاکہ اگر کوئی نامناسب تقرر ہو تو اس کی اصلاح کی جاسکے۔

(ب) امام الصلوٰۃ کی منظوری نظارت تعلیم و تربیت سے حاصل کی جائے۔ لیکن امام الصلوٰۃ کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ حق امیر یا پریذیڈنٹ کا ہے۔ پس اگر وہ خود امام بنے تو کسی علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ خود امام نہ بنے تو مستقل انتظام کیلئے نظارت تعلیم و تربیت کی منظوری حاصل کی جائے۔ اور عارضی انتظام کے لئے (جس کی میعاد ایک ماہ تک ہو) خود امیر یا پریذیڈنٹ فیصلہ کر سکتے ہیں۔

۴۔ پریذیڈنٹ صرف ایسی جماعتوں میں منتخب کئے جائیں جہاں امراء مقرر نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر جنرل سیکرٹری کے بغیر کام چل سکتا ہو۔ تو جنرل سیکرٹری ہی منتخب نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کا دوسرے سیکرٹریوں کے ہوتے ہوئے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ البتہ بڑی جماعتوں میں ضروری ہو تو حرج نہیں۔

۵۔ امراء اور نائب امراء کی منظوری چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری حاصل کرنے کیلئے ناظر اعلیٰ کی رائے بھی حضور کی خدمت میں ساتھ ہی پیش ہوتی ہے۔ اسلئے امراء اور نائب امراء کے متعلق بھی جملہ رپورٹیں دفتر ناظر اعلیٰ میں آنی چاہئیں مگر یہ رپورٹیں باقی عہدہ داروں کی فہرست سے بالکل جدا کاغذ پر لکھی جائیں تاکہ نظر انداز ہونے کا امکان نہ رہے۔

۶۔ امراء کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر ملحوظ رکھے جائیں۔

ا۔ ایک ہی نام تجویز کرنے کی بجائے حتی الوسع دو تین دوستوں کے نام تجویز کئے جائیں۔

ب۔ ہر ایک نام کے حاصل کردہ ووٹ فہرست میں بالتعیین درج کئے جائیں۔

ج۔ ہر ایک کا سن بیعت۔ دینی و انتظامی قابلیت، عمر اور پیشہ درج کیا جائے۔

د۔ جماعت کے کل افراد کی تعداد بہ تفصیل ذیل درج کی جائے۔

(۱) بالغ مرد ۱۸ سال (اور اس سے اوپر (۲) بچے ۱۸ سال سے کم اور (۳) مستورات

۷۔ اگر کوئی جماعت بالاتفاق کسی ایک ہی دوست کو عہدہ امارت کیلئے منتخب کرے اور کسی قسم کا اختلاف رائے انتخاب میں نہ ہو تو ایسی جماعت کو بالوضاحت اپنی درخواست میں اس امر کو بیان کر دینا چاہیئے کہ یہ انتخاب بالاتفاق عمل میں آیا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوا۔

۸۔ بوقت انتخاب اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ایک سے زیادہ عہدے ایک ہی شخص کے سپرد بجز خاص مجبوری کے نہ کئے جائیں تاکہ کثرت کار کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں کوئی حرج اور نقص واقع نہ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ دوست کام کی تربیت حاصل کر سکیں۔

۹۔ اگر کسی امیر یا کسی اور دوسرے مقامی عہدہ دار کے انتخاب کے متعلق یہ شکایت موصول ہوگی۔ اور یہ شکایت تحقیقات پر درست ثابت ہوئی کہ اس میں کسی امیدوار کے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا ہے تو اس انتخاب کو بموجب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مندرجہ قاعدہ ۸۹۱ کالعدم قرار دیا جائے گا۔ اور پروپیگنڈا کرنے والوں سے سختی سے بازپرس کی جائے گی۔ اور دوبارہ انتخاب کے وقت انہیں اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔

قاعدہ ۸۹۱ کے الفاظ یہ ہیں:-

" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت ہے کہ مقامی انجمنوں اور لجنات کے عہدہ داروں کے انتخاب کے معاملہ میں اگر کوئی شخص اپنے حق میں پروپیگنڈا کرے گا یا کرائے گا یا ووٹ حاصل کرنے کے لئے کسی طرح تحریک کرے گا یا کرائے گا تو جہاں تک اس کا تعلق ہے ایسا انتخاب کالعدم قرار دیا جائے گا "

نیز ریزولیوشن ۹۱ م ۱۲/۳/۵۱ میں یہ قاعدہ بھی منظور ہوا کہ:-

" پروپیگنڈا میں ہر ایسا امر داخل ہوگا۔ جس سے جماعت کے افراد یا کسی فرد پر کسی طریقہ سے کسی خاص امیدوار کے حق میں یا خلاف رائے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ صرف مجلس انتخاب میں ہر شخص کو حق حاصل ہوگا کہ امیدواروں کے حق میں مناسب اور مہذب الفاظ میں تقریر کرے۔ مگر کسی شخص کے خلاف کسی شخص کو کوئی تقریر کرنے کا اختیار نہ ہوگا "

۱۰۔ ایسی جماعتوں میں جہاں ایسے افراد کی تعداد ۱۲ یا اس سے زیادہ ہو جن پر چندہ عائد ہوتا ہو۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ بموقع مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء کے مطابق مرکز سلسلہ کے کسی بقایادار کو کسی کام پر مقرر نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ:- بقایادار سے مراد چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہے۔

۱۱۔ اگر کسی عہدہ پر مجبوراً کسی بقایادار کو مقرر کرنا پڑے۔ تو اس عہدہ دار سے یہ تحریری عہد لیا جائے گا کہ وہ اپنے بقایا کو مناسب مقررہ شرح سے باقاعدہ ادا کرتا رہے گا۔ اور اس شرح کی منظوری بواسطہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ نظارت متعلقہ سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر کوئی بقایادار دوسرے موصی بقایادار کے کہ اس کا بقایا بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۹ مارچ ۱۹۴۶ء معاف نہیں کیا جا سکتا) اپنا بقایا ادا کرنے سے بالکل معذور ہے تو اپنے عذرات کو اسی واسطہ سے بالتفصیل پیش کر کے نظارت بیت المال سے معافی لے گا۔

۱۲۔ مندرجہ ذیل اشخاص کو کسی قسم کے انتخاب کے اجلاس میں حصہ لینے کا حق نہیں ہوگا۔

(۱) ایسا شخص جس کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا بغیر منظوری مرکز چلا آتا ہو اور وہ اُسے ادا نہ کر رہا ہو۔

(۲) مستورات۔

(۳) اٹھارہ سال سے کم عمر بچے

(۴) جو افراد سلسلہ کی طرف سے زیر تعزیر ہوں۔

(۵) ایسے افراد جو اپنا مرکزی چندہ مقامی نظام جماعت کو توڑ کر علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوانے پر مصر ہوں۔

(۶) ایسے بالغ طالب علم جن کے اخراجات کا انحصار اپنے والدین یا سرپرستوں پر ہو۔ وہ نہ تو کسی عہدہ دار کے انتخاب کے وقت ووٹ دے سکتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ مجلس انتخاب کے ممبر بن سکتے ہیں۔

۱۳۔ ہر عہدہ کی اہمیت اور فرائض کے مناسب حال اس کے لئے عہدہ دار کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ اور دوستوں کو رائے دیتے ہوئے اہلیت کے سوال کو ہر صورت میں مقدم رکھنا چاہیئے محض نام کے طور پر عدیم الفرصت یا سست یا غیر مخلص یا نااہل یا کسی رنگ میں بُرا نمونہ رکھنے والے اشخاص کو منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۴۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ کوئی شخص جو اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر نہیں کسی عہدہ پر مقرر نہیں کیا جا سکتا (اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ صحیح انتخابات کی ذمہ داری نظارت علیا پر نہیں۔ بلکہ خود جماعتوں پر ہے۔ اور جماعتوں میں مجالس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری بروئے مجالس مرکزیہ ہے نہ نظارت علیا پر نہیں)

نوٹ:- (۱) پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم عمر کے عہدہ دار مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہوں گے۔ اور چالیس سال اور اس سے زیادہ عمر کے عہدہ دار مجلس انصار اللہ میں داخل ہوں گے (۲) مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ صرف اس شخص کو اپنا رکن سمجھتی ہے جس کا نام رکنیت کی اُس فہرست میں ہو جو مجلس مرکزیہ کے دفتر میں بھیج چکا ہو۔

۱۵۔ فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے وقت اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے کہ مستحق قواعد

صدر و امراء صاحبان متوجہ ہوں

جملہ صدر و امراء صاحبان کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی جماعت کے عہدیداران کے نئے انتخاب آخر جنوری ۱۹۵۹ء تک کرواکر بھجوا دیں۔ تاکہ مارچ میں نئے عہدے داران کی منظوری دی جاسکے مبلغین بھی تکمیل انتخاب میں تعاون فرمائیں ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

ووٹ دینے کے قابل اس انجمن کے کتنے افراد ہیں۔ اور ان میں سے بوقت اجلاس کتنے حاضر تھے۔

۱۶- فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہوں گے جو کسی عہدہ کیلئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔ مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

۱۷- نئے عہدہ داروں کے انتخاب کی خبر بتیں مع اُن سے خط و کتابت کے لئے مکمل پتوں کے دستکونت۔ ڈاکخانہ ضلع وغیرہ) نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ لیکن جب تک ان جدید عہدیداروں کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے۔ اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے۔

۱۸- نئے عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان شائع ہونے پر سابقہ عہدہ داروں کو اپنے کام کا چارج پوری تفصیل اور مکمل ریکارڈ کے ساتھ نئے عہدہ داروں کے سپرد کر دینا چاہئے۔ اور نئے عہدہ داروں کو چاہئے کہ چارج لینے کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر سابقہ عہدیداروں سے گذشتہ سال کی رپورٹیں لے کر متعلقہ مرکزی نظارتوں کو بھجوا دیں۔ ورنہ یہ ذمہ داری ان پر عائد ہو گی۔

۱۹- اگر کسی مقامی انجمن یا حلقہ امارت کے ساتھ اور دیہات یا جماعتیں بھی شامل ہوں تو یہ بات فہرست انتخاب اور رپورٹ امارت میں واضح طور پر بیان کرنی چاہئے کہ اس انجمن یا حلقہ امارت کے ساتھ فلاں فلاں جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اور کہ اس انجمن یا حلقہ امارت کا مرکزی مقام کونسا ہے۔ یعنی کس نام پر یہ انجمن یا حلقہ امارت ہوگا۔

۲۰- اگر کسی انجمن کا تار کا پتہ رجسٹرڈ ہو تو وہ بھی لکھا جائے۔ اور ٹیلیفون ہونے کی صورت میں اس کا نمبر دیا جائے۔

۲۱- اگر کوئی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ یہ خواہش رکھتا ہو کہ اس کے سیکرٹریوں کے نام خط و کتابت اس کی معرفت ہو تو اس بات کو بھی واضح کر دیا جائے۔

۲۲- عہدہ داروں کے نام کے ساتھ ان کے القاب و خطاب بھی لکھے جائیں۔ مثلاً مولوی۔ سید۔ مرزا۔ چوہدری۔ شیخ۔ بابو۔ ڈاکٹر۔ منشی وغیرہ۔ جو عام طور پر ان کے نام کے ساتھ لکھا یا بولا جاتا ہو۔ اسی طرح ملازم ہونے کی صورت میں عہدہ کا بھی اندراج کیا جائے۔

۲۳- مقامی جماعتوں کے عہدہ داران کا انتخاب قاعدہ ۲۳ کے ماتحت تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ مگر خاص حالات میں مرکز کی اجازت سے درمیان میں بھی تغیر و تبدل کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ انتخابات ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے ہیں۔

مجالس انتخاب امراء کے متعلق تفصیلی قواعد

(جن کا نفاذ بذریعہ ریزولیوشن ۱۴۰ غ م ۱۸ ۱۲ ۴۲ بمنظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوا)

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان مجلس مشاورت سے مشورہ لینے کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا تھا:۔

"آئندہ امارت کے انتخاب کے لئے یہ قاعدہ ہوگا کہ جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندہ ممبر ہوں۔ وہاں کی جماعت کے امیر و نائب امیر اور سیکرٹریوں اور محاسب اور آڈیٹر اور امین کا انتخاب بلاواسطہ نہ ہوگا۔ بلکہ ایک مجلس انتخاب کے ذریعہ سے ہوگا جس کے ممبروں کو چندہ دہندگان حسب قواعد منتخب کیا کریں گے۔ علاوہ ان ممبران مجلس انتخاب کے تمام مقامی صحابی اور تمام چندہ دہندگان مقامی جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو اس انتخاب میں حصہ لینے کے حقدار ہوں گے"

حضور کے اس فیصلہ سے مندرجہ ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں:۔

۱- یہ کہ مذکورہ بالا مجلس انتخاب صرف اسی حلقہ امارت میں مقرر کی جائے گی۔ جہاں جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندگان ہوں گے۔

۲- یہ کہ حلقہ امارت میں امیر کا انتخاب بلاواسطہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اسی مجلس انتخاب کے ذریعہ سے ہوگا۔

۳- یہ کہ اس مجلس انتخاب کے ممبروں کا انتخاب بھی چندہ دہندگان ان قواعد کے ماتحت کریں گے جو اس کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر کرے گی۔

۴- یہ کہ مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب بھی اس کے ممبر ہوں گے:۔

(الف) صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اسی حلقہ امارت میں رہتے ہوں۔

ب- اس حلقہ امارت کے چندہ دہندگان جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو۔

تفصیلی قواعد

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ساتھ مجالس انتخاب امراء کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلی قواعد تجویز کئے گئے ہیں۔ جن کی منظوری حضور نے ۲۱ ۳ ۴۲ کو مرحمت فرمائی)

۱- جس حلقہ امارت میں چالیس سے ایک سو تک چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۴ میں ہے) گیارہ ہوگی اور جس حلقہ امارت میں ایک سو سے دو سو تک چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کی منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۴ میں ہے) پندرہ ہوگی اور جس حلقہ امارت میں دو سو سے زائد چندہ دہندگان ہوں۔ وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۴ میں ہے) اکیس ہوگی۔

۲- چندہ دہندگان سے مراد وہ اصحاب ہیں جو اپنا چندہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور جن کے ذمہ بصورت موصی ہونے کے یا غیر موصی ہونے کے بصورت شوریٰ نیز چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا نہ ہو۔ اور یہی شرط صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عائد ہوگی۔

۳- لیکن اگر کسی بقایا دار نے اپنے ذمہ کے بقایا کی رقم کی ادائیگی کے متعلق دفتر متعلقہ سے مہلت حاصل کر لی ہو تو وہ اس شرط سے اس وقت تک مستثنیٰ ہوگا جب تک کہ اس نے مہلت لے رکھی ہو۔

۴- مقامی جماعت کے اگر کسی ممبر کے ذمہ چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہو۔ اور اس نے اس سابق بقایا کی ادائیگی کیلئے مہلت بھی نہ لے رکھی ہو۔ تو وہ نہ کسی عہدہ کے لئے منتخب ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی مجلس انتخاب کا ممبر بن سکتا ہے۔

۵- مجلس انتخاب کے ممبروں کی مقررہ کردہ تعداد کا چندہ دہندگان کی تعداد کی نسبت سے پورا رکھنا مقامی جماعت کے لئے لازمی ہوگا۔

۶- اگر مجلس انتخاب کا کوئی ممبر خدانخواستہ فوت ہو جائے یا تبدیل ہو جائے یا مستعفی ہو جائے یا کسی اور وجہ سے اس مجلس کا ممبر نہ رہے تو اس کی اطلاع فوراً ناظر اعلیٰ کو دینا ضروری ہوگا۔ اور اس اطلاع کے ساتھ ہی اس کے قائم مقام ممبر کا بھی انتخاب کر کے بھجوانا ہوگا۔

۷- مجلس انتخاب کا اجلاس کل ممبروں کی مجموعی تعداد کے نصف ممبر حاضر ہونے پر ہو سکے گا۔

۸- اس انتخاب کا صدر ممبران مجلس انتخاب حاضر اجلاس کی کثرت رائے سے مقرر کیا جائے گا۔

۹- مجلس انتخاب کی جو روئیداد یعنی فہرست ممبران مجلس انتخاب لغرض منظوری مرکز (نظارت علیا) میں بھیجی جائے گی۔ اس پر تمام ممبران مجلس انتخاب حاضر اجلاس کے دستخط یا نشان انگوٹھا کا ہونا لازمی ہوگا۔ اور ان کے مکمل پتے بھی دیئے جائیں گے۔

نوٹ:- جملہ مجالس انتخاب والی جماعتوں کے امراء اور دیگر عہدہ داروں کے انتخاب کرنے سے پہلے ممبران مجلس انتخاب کی منظوری نظارت علیا سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

۲- یہ قواعد ایسی تمام پراونشل انجمنوں پر بھی حاوی ہوں گے۔ جن میں باقاعدہ چندہ دہندگان کی تعداد ۴۰ یا اس سے زیادہ ہوگی۔

۱۰- یہ مجلس ایک مستقل مجلس ہوگی۔ اور تعداد ممبران کو پورا رکھنے کے لئے حسب ضرورت ممبران مجلس کا انتخاب اسی حلقہ امارت کے عام اجلاس میں ہوا کرے گا۔ جس حلقہ کی مجلس انتخاب میں کوئی جگہ خالی ہوگی۔ اس حلقہ کے احمدی نیا ممبر منتخب کر کے بھجوا دیا کریں گے۔

۱۱- ممبران مجلس انتخاب کی آخری منظوری کا بواسطہ ناظر اعلیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

مجلس عاملہ:- مجلس عاملہ کے ممبر حسب ذیل عہدہ دار ہوں گے (حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء) امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری امور عامہ و خارجہ۔ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری ضیافت۔ سیکرٹری جائداد۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ سیکرٹری وقف جدید۔ آڈیٹر۔ امین۔ محاسب۔ امام الصلوٰۃ۔ قاضی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔

تعزیری کمیٹی:- مجلس عاملہ کو کوئی تعزیری کارروائی کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ اس کے لئے اُسے الگ سب کمیٹی بنانی چاہیئے۔ کیونکہ مجلس عاملہ میں قاضی بھی شامل ہوگا۔ اور قاضی کسی تعزیری سب کمیٹی کا ممبر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعد میں اس کے پاس اپیل ہو سکتی ہے۔ پس مجلس عاملہ ہمیشہ تعزیری کمیٹی الگ بنا دیا کرے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعا۔ بندہ ایک مشکلات کا سامنا ہے حضور انور اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور صحابہ و درویش صاحبان خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی مشکلات کو دور فرمائے اور سب کی دلی مرادیں پوری کرے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین۔ خاکسار محمد ابراہیم خلیل سابق مبلغ اٹلی و افریقہ حال ربوہ ۱۰ ۱۲ ۶۱

نتیجہ امتحان

"خلافت حقہ اسلامیہ" و نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے پیش نظر مورخہ ۲۱ کو جملہ جماعتہائے احمدیہ کے لئے عنوان بالا ہر دو رسائل کا امتحان لیا گیا تھا چونکہ ہندوستان میں بر وقت کتب مہیا نہ ہو سکی تھیں۔ اس لئے اکثر احباب شامل نہ ہو سکے تھے لہذا نظارت ہذا نے مضمون کی اہمیت کے پیش نظر مورخہ ۲۷ کو ان رسائل کے دوبارہ امتحان کا اعلان کرایا یہ کتابیں... اور فرسٹ سیکنڈ اور تھرڈ کے لئے منیجر صاحب بدر نے انعام مقرر کیا تھا جو منیجر صاحب ان کو بھجوا دیں گے۔

چنانچہ محترمہ امۃ الحی غلام احمد صاحب حیدرآباد دکن ۸۰ نمبر حاصل کر کے فرسٹ آئی ہیں اور محترمہ اختری بیگم صاحبہ اہلیہ بی۔ایم بشیر احمد صاحب بنگلور ۷۲ نمبر حاصل کر کے دوم اور مکرم بدر الدین صاحب عامل قادیان ۷۱ حاصل کر کے سوم آئے ہیں۔

کیرالہ ٹی سی سٹیٹ کے لئے صرف ایک کتاب کا امتحان تھا ان کا نتیجہ علیحدہ ہے۔ جن کے اسماء فہرست میں شامل نہیں وہ پاس نہیں ہو سکے۔ امید ہے کہ وہ آئندہ امتحان کے لئے مزید محنت سے تیاری کریں گے۔ اور اعلیٰ نمبر حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

آئندہ امتحان کے لئے رسالہ "جماعتی تربیت اور اس کے اصول" جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت مفید لیکچر ہے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ نظارت تعلیم و تربیت قادیان سے آٹھ آنہ معہ محصول ڈاک کے حساب سے مل سکتا ہے۔

امتحان مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۵۹ء بروز اتوار ہوگا۔ جملہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت۔ مبلغین کرام۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور عہدہ داران مقامی مجالس لجنہ اماء اللہ۔ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ سے توقع ہے کہ اس امتحان میں کثرت سے احباب کو شریک کرنے میں کامیاب ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

رسائل خلافت کا تفصیلی نتیجہ حسب ذیل ہے (کل سو نمبر ہیں)

منگلور

محترمہ سمیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی صبغۃ اللہ صاحب ۴۸
" اختری بیگم صاحبہ اہلیہ بی۔ایم بشیر احمد صاحب ۷۲ دوم

سونگھڑہ

مکرم سید ریاض الدین صاحب ۵۰

پتودوارہ

مکرم لطیف الرحمن صاحب ۳۹
" شمس الحق صاحب ۳۸
محترمہ سیدہ امۃ الرشید صاحبہ ۷۰
مکرم فضل الرحمن صاحب ۵۰

کیرنگ

مکرم حبیب الرحمن صاحب ۳۲
" شیخ عزیز احمد صاحب ۴۴
" خلیل احمد خان صاحب ۴۱
" انیس الرحمن خان صاحب ۵۱
" سلامت اللہ خان صاحب ۴۷

جمشید پور

" سید بشیر الحسن صاحب ۴۱
" سید حمید الدین صاحب ۷۰
" عبدالشکور صاحب ۳۸
" عبدالمجید صاحب ۵۴
" محی الدین صاحب ۴۴

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت محمد سلیمان صاحب ۲۵
مکرم محمد احمد صاحب ابن " " ۲۹
" ناصر احمد صاحب ابن " " ۵۵
" سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر بہار ۴۱
" منصور احمد صاحب ۳۴

مظفرپور

مکرم زین الحق صاحب ۳۹
" ثاقب علی صاحب ۳۹
" مولوی عبید الرحمن صاحب فانی ۵۰
" نظام الدین صاحب ۳۳
" محمد یعقوب صاحب ۳۴
" محمد سعید صاحب ۳۸
" سراج الدین صاحب ۳۷
" ابو القاسم صاحب ۳۳
" خادم الاسلام صاحب ۴۱
" مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ ۶۱

گانتھلا (بنگال)

" فائز الدین صاحب ۳۴
" منیر الدین صاحب ۴۳
" عشیر الدین صاحب ۴۰
" مستقیم شیخ صاحب ۳۸
" نظر حسین صاحب ۴۷
" ماسٹر شمس الدین صاحب ۵۹

شورت (کشمیر)

" سیف اللہ صاحب لون ۳۸
" محمد عبداللہ صاحب ڈار ۴۴

———

کنہ پورہ

مکرم غلام نبی صاحب پڈر سیکرٹری تعلیم ۵۶
" غلام نبی منصور بٹ ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول ۶۷

قادیان

" بدر الدین صاحب عامل ۷۱ سوم
" بشیر احمد صاحب حافظ آبادی ۵۷
" عبداللطیف صاحب ملکانہ ۳۵

محبوب نگر (حیدرآباد)

" سید منظور احمد صاحب ۵۴
سیدہ امۃ الباری صاحبہ بنت منظور احمد صاحب ۵۴
زیب النساء صاحبہ بنت محمد عثمان صاحب ۶۶
" سید جمیل احمد صاحب ۲۳
" سید مشتاق احمد صاحب ۳۳

حیدرآباد

محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد اعظم صاحب ۵۵
مکرم عبدالقیوم صاحب ۵۵
محترمہ صدیقہ بانو صاحبہ ۵۵
" امۃ الحی غلام احمد صاحب ۸۰ اول
" محمودہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ معین الدین صاحب ۷۰
" مبارکہ بیگم صاحبہ " " " ۴۴
مکرم میر احمد علی صاحب ہاشمی ۴۳
محترمہ امۃ السلام صاحبہ ۶۵
مکرم خواجہ عبدالوحید صاحب انصاری ۵۲
" خلیل حق صاحب ۶۹
" محمد اسحٰق صاحب منور متعلم بی۔اے ۴۳
" میر احمد اشرف ابن میر حسین صاحب ذوقی ۴۵
" مرزا احمد اللہ بیگ صاحب ۵۹
" محمد شمس الدین صاحب ۴۳
" محمد عبدالقادر صاحب صدیقی ۵۹
" عبدالحمید صاحب ۴۲
" محمد صادق صاحب ۵۲
" محمد ابراہیم خان صاحب ۵۹

نتیجہ امتحان سالانہ "خلافت حقہ اسلامیہ"

علاقہ جنوبی ہند مالابار — نمبر ۵۰

منارگھاٹ

مکرم ایم۔کے حیدر صاحب ۳۷
" این۔اے شاہ الحمید صاحب ۳۷
" ایم کے محمد صاحب ۳۶
" ایم کے یوسف حسین صاحب (یوسف صدیق) ۴۰
" ایم کے عبدالرحمن صاحب ۳۳
" وی۔ٹی محمد صاحب ۳۶
" اے عبدہ ماسٹر صاحب آلی نیلم (مالابار) ۴۳

بڑا گڑھا (مالابار)

" یو مصطفیٰ صاحب ۳۱
" ایم۔پی عبداللہ صاحب ۳۸
" یو۔طٰہٰ صاحب ۳۷

منگولہ

" صدیق امیر علی صاحب موگرال ۲۲

مکرم اے ٹی عبدالقادر صاحب ۴۴
" موسیٰ صاحب ۱۸
" اے کنجامو صاحب ۲۲

پچیلاکرہ (مالابار)

محترمہ ایم۔کے خدیجہ صاحبہ ۲۱
" پی۔کے فاطمہ صاحبہ ۱۸
مکرم پی پی محمود صاحب ۲۷
" سی کے علوی صاحب پنتیا پریم ۲۳

کالیکٹ

مکرم عبدالرحیم صاحب ۴۰
" پی ایم احمد کویا صاحب ۳۸
" کے اے محی الدین صاحب ۳۵
" کے ٹی محمد کویا صاحب ۳۲
" کے پی عبدالرحیم صاحب ۳۱
" این محمد حنیف صاحب ۳۹
" آئی کے محمد علی صاحب ۲۰
جے کے نفیسہ صاحبہ ۱۷
" پی عبدالقادر صاحب ۱۷
" کے ٹی محمد صاحب ۱۷
" اے ایم حسن صاحب کویا ۱۷
کے ٹی خدیجہ صاحبہ ۱۷
" کے وی عیسیٰ کویا صاحب ۱۷

کنانور

" این عبدالرحیم صاحب ۴۴
" ای خالد صاحب ۲۳
" کے سی محمد صاحب ۱۹
" ای بشیر احمد صاحب ۳۲
" این ابراہیم صاحب ۳۱
" سی وی کنجو محمد صاحب ۱۸
" کے سی محمود صاحب ۲۷
" پی عبدالمجید صاحب ۳۳
" اے عبدالمالک صاحب ۳۰

کرناگاپلی

محترمہ صفیہ یوسف صاحبہ ۳۹
مکرم ایم ابوبکر کنی صاحب ۴۷
محترمہ یو خدیجہ صاحبہ ۳۲
مکرم کے علی کنی صاحب ۳۰
" آئی محمد کنی صاحب ۲۸
" محمد محی الدین صاحب ۲۵
" ایم کے عبدالقدیر صاحب ۱۴
" کے یو محمد شمس الدین صاحب ۲۳
ایم فاطمہ بشیرہ صاحبہ ۲۲
" پی اے کنہامو صاحبہ ۲۳
اے زینب بی بی صاحبہ ۲۲
پی صفیہ بی بی صاحبہ ۱۹
" پی شلی بار کنجو صاحب [illegible]
" اے شمس الدین صاحب ۱۸
" ایم شلی بار کنجو صاحب [illegible]
" اے [illegible] صاحب ۱۷
" پی کے کریا کنی صاحب آشان ۱۷

(باقی صفحہ پر)

درخواست دعا۔ محترم سید ذات حسین صاحب آف ادرین بہار اپنی ایک بیماری کے علاج کے سلسلہ میں مظفرپور بہار کے ایک ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائی جائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

خبریں

واشنگٹن ۱۵ دسمبر۔ امریکہ کے سرکردہ ڈیموکریٹ سینیٹر مسٹر ہمفری نے جو حال ہی میں ماسکو میں روسی وزیراعظم مسٹر خروشچیف کے ساتھ ملاقات کے بعد واپس لوٹے ہیں۔ کل ٹیلی ویژن انٹرویو میں بتایا کہ مسٹر خروشچیف نے اشارہ دیا ہے کہ روس مغربی برلن کی ناکہ بندی کر دے گا۔ روسی وزیراعظم نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے ناکہ بندی توڑنے کی کوشش کی تو اسے جارحانہ کارروائی سمجھا جائے گا۔ انہوں نے برلن میں مغربی ممالک کی فوجوں کو گلے کا کینسر قرار دیا اور کہا کہ روس نے چھوٹا ہائیڈروجن بم تیار کر لیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اس نے ایک ایسا بین البراعظمی راکٹ تیار کر لیا ہے جو ۸۷۰۰ میل کی دوری تک اپنے نشانے پر مار کر سکتا ہے۔

نیویارک ۱۵ دسمبر۔ امریکی مسز ایلنور روز ویلٹ نے تیسری عالمگیر جنگ کے بارے میں وزیراعظم روس مسٹر خروشچیف کے تخیل کا انکشاف کیا ہے۔ وہ حال ہی میں روس کے دورہ سے واپس آئی ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ مسٹر خروشچیف کے خیال کے مطابق تیسری عالمگیر جنگ کے پہلے ہی دن برطانیہ اور مغربی یورپ تباہ ہو جائیں گے۔ دوسرے روز امریکہ بھی تباہ ہو جائے گا۔ لیکن اس وقت تک امریکہ روس کو بھی کافی نقصان پہنچا چکا ہے۔ اس پر چین ہی دنیا کی سب سے بڑی طاقت رہ جائے گی۔ مسز روز ویلٹ نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ قیموا اور ماٹسو جزیرے کے معاملہ پر تیسری جنگ چھڑ جائے۔ ممکن ہے کہ چین جنگ چھیڑنے کے لئے کومنتانگ فوجوں کو سرزمین چین پر حملہ کرنے کے لئے اشتعال دلائے۔ اس صورت میں چین نے جوابی حملہ کیا۔ تو امریکہ کومنتانگ کی مدد پر آ جائے گا اور اس طرح تیسری عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی۔

چنڈی گڑھ ۱۵ دسمبر۔ پنجاب کے سابق ہریجن وزیر ماسٹر گوربنتا سنگھ نے آج اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ چنڈی گڑھ کے ہڑتالی خاکروبوں کی آٹھ روزہ ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حال کے تصفیہ کے لئے ہڑتالیوں اور حکام کے نمائندوں کے سلسلہ بات چیت کریں گے۔ گذشتہ آٹھ روز میں ۹۶ خاکروب گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

پیرس ۱۵ دسمبر۔ برلن اور راکٹوں کے اڈوں وغیرہ کے سوال پر مغربی ممالک اور روس کے درمیان اعصابی جنگ برابر جاری ہے۔ پیرس میں امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس کے وزراء خارجہ کی جو کانفرنس ہو رہی تھی اس نے برلن کے متعلق روس کا نیا فارمولا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کانفرنس ختم ہونے کے بعد جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ مغربی ممالک نے برلن کے معاملہ میں اپنی موجودہ پوزیشن اور حقوق کو برقرار رکھنے کا تہیہ کر رکھا ہے وہ آزادانہ آمد و رفت کے حق سے دستبردار نہ ہوں گے۔ برلن میں امریکہ برطانیہ اور فرانس کی موجودگی کے تعلق روس پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ روس ان سے یکطرفہ طور پر منحرف ہو رہا ہے۔ اور وہ یکطرفہ کارروائی کو تو ... ہم نہیں کر سکتے جہاں مغربی ممالک نے روس کو برلن کے سوال پر دھمکی دی ہے وہاں روس نے ناٹو معاہدہ پر دستخط کرنے والے ممالک کو راکٹوں کے امریکی اڈوں کے سوال پر ایک بار پھر خبردار کیا ہے۔ ماسکو ریڈیو نے ایک براڈکاسٹ میں کہا ہے کہ یہ ممالک امریکہ کو راکٹوں اور ایٹمی ہتھیاروں کے اڈے قائم کرنے کی اجازت دے کر اپنے آپ کو نہایت نازک پوزیشن میں ڈال رہے ہیں گے۔ تجربہ نے بتایا ہے کہ ناٹو کونسل کی ہر میٹنگ کا مقصد اسلحہ سازی کی دوڑ کو تیز کرنا۔ نئے جنگی اڈے قائم کرنا اور جنگی تخمینوں میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ پیرس کی حالیہ میٹنگ میں راکٹوں اور ایٹمی ہتھیاروں کے نئے اڈے قائم کرنے کی غرض سے بلائی گئی ہے۔ ان منصوبوں کے جو سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں روس ان کے متعلق وارننگ دینا ضروری سمجھتا ہے۔

نتیجہ امتحان نقیصہ ۱۱

پینگاڈی (مالابار)

نام	نمبر
مکرم اے پی عبد اللہ صاحب	۲۲
” پی پی محمود صاحب	۲۸

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ دسمبر ۱۹۵۸ء میں ختم ہے!

نمبر / نام و پتہ	تاریخ
۱۱۰۰ مکرمی محمد شفیع صاحب کانپور (یو پی)	۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء
۱۱۲۱ ” محمد عثمان صاحب شموگہ (میسور)	”
۱۱۰۹ ” ڈاکٹر محمد سعید صاحب ایم بی بی ایس جے پور (راجستھان)	”
۱۱۳۶ ” محمد نعیم صاحب باسدیو پور (بہار)	”
۱۱۱۶ ” انور احمد صاحب ملک منیجر ایرپورٹ لاہور (پاکستان)	”
۱۱۲۹ ” مسٹر اے آر مرزا میگاڈی (افریقہ)	”
۱۱۸۱ ” مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ جماعت احمدیہ حیدرآباد (دکن)	”
۱۱۲۷ ” محمد عبد السلام صاحب	”
۱۱۲۸ ” محمد عبد الغنی صاحب چنتہ کنٹہ	”
۱۱۹۱ مکرم شہزادہ صاحب شکیل احمد صاحب (آرہ)	”
۱۱۷۵ ” صدیق امیر علی صاحب سونگرا (مالابار)	”
۱۱۸۳ ” محمد احمد صاحب دیناراليد کمپنی کلکتہ	”
۱۱۴۷ ” سید فضل احمد صاحب گیا (بہار)	”
۱۱۰۹ ” فضل دین صاحب چار کوٹ (کشمیر)	”
۱۱۳۶ ” عبد الرحمان صاحب گجی (میسور)	”
۱۱۱۷ ” سید محمد احمد صاحب کٹک (اڑیسہ)	”
۱۱۱۹ ” اللہ دتہ صاحب گنائی کڑ یوگنڈا (افریقہ)	”
۱۱۲۵ ” سید داؤد احمد صاحب مظفر پور (بہار)	”
۱۱۸۱ ” حاجی عبد القدوس صاحب شاہجہانپور (یو پی)	”
۱۱۱۴ ” سید حسین صاحب ذوقی جیند آباد ۲ (دکن)	”
۱۱۱۵ ” بشیر الدین صاحب یادگیر (دکن)	”
۱۱۱۷ ” شرافت احمد خان صاحب ایڈووکیٹ کٹک (اڑیسہ)	”
۱۱۱۸ ” قریشی نذیر احمد صاحب تیماپور (دکن)	”
۱۲۴۴ مکرمہ سعیدہ اختر صاحبہ کسمو (افریقہ)	۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء
۱۲۱۹ مکرمی محمد صدیق صاحب پونچھ (کشمیر)	”
۱۲۲۱ ” مصطفیٰ حسین صاحب جیند آباد	”
۱۲۲۲ ” سیٹھ رشید احمد صاحب حیدرآباد (دکن)	”
۱۰۰۰ ” محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی	”
۱۲۴۴ ” تقدیر احمد خان صاحب بی پی (یو پی)	”
۱۲۰۵ ” نذیر احمد صاحب مودوڑی یادگیر (دکن)	”
۱۲۲۹ ” میاں جلال الدین صاحب کانمیں منکوٹ (کشمیر)	”
۱۲۱۸ ” سید غلام ابراہیم صاحب کیندرہ پاڑہ (اڑیسہ)	”
۱۲۳۹ ” بابو غلام رسول صاحب سب پوسٹ ماسٹر سوپور (کشمیر)	”
۱۱۵۴ انجمن احمدیہ کوڈالی (مالابار)	”
۱۲۸۵ ” محمد حنیف صاحب سہارنپور (یو پی)	”
۱۲۳۵ ” سی کے عبد اللہ صاحب پینگاڈی (مالابار)	”
۱۲۵۹ ” شیخ ابراہیم صاحب موتی بنی مائنز (بہار)	”
۱۲۱۷ ” چوہدری شوکت امین صاحب کراچی (پاکستان)	”
۱۲۲۶ ” حکیم محمد افضل صاحب فاروق ادیج شریف (پاکستان)	”
۱۲۲۹ ” منشی رحمت اللہ صاحب چک ۹۹ آر بی کمبیٹ پورہ (پاکستان)	”
۱۲۳۰ ” منیجر صاحب کاز ریڈیو پشاور	”
” شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور	”

نام	نمبر
مکرم ایس وی صدر الدین صاحب	۲۴
” ایم سلیمان صاحب	۲۲
” پی محمود احمد صاحب	۲۲
” پی منصور احمد صاحب	۳۳
” پی عبد السلام صاحب	۲۵
” سی کنجی عبد اللہ صاحب	۲۸
” پی پی ابراہیم کٹی صاحب	۲۵
” پی محمد کویا صاحب	۴۳
” سی۔ ایچ عبد القادر صاحب	۲۳
” اے سلیمان صاحب	۱۷
” ایم ابراہیم کٹی صاحب	۲۴
” ایس زین الدین صاحب	۲۹
” ایس وی عبد اللہ صاحب	۳۰

نام	نمبر
مکرمی اے محمد کنجو صاحب	۱۷
” پی پی زین الدین صاحب	۲۰
” پی وی عبد اللہ صاحب	۱۷
” اے سلیمان صاحب چریہ	۲۱
” اے ٹی اے مصطفیٰ صاحب	۲۰
” کے نفیسہ بی بی صاحبہ	۱۷
” سی۔ ایچ عبد المجید صاحب	۱۸
” پی مبارک احمد صاحب	۲۰
” اے پی احمد کویا صاحب	۱۹
” اے محمود صاحب	۲۲
” سی پی مل کٹی صاحب	۳۰
” پی پی عبد الرحیم صاحب	۲۵
” کے پی ابوبکر صاحب	۴۱
” پی احمد صاحب	۲۳

1/c Ahmadiyya Hospital Qadian 18/12/58

چندہ وقف جدید کے وعدہ جات ۳۱ اکتوبر تک پورے ادا کرنے والے احباب کی فہرست

۱۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دانش قادیان 6-00
۲۔ 〃 شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قادیان 6-00
۳۔ محترمہ ربیعہ خانم صاحبہ قادیان 6-00
۴۔ 〃 صادقہ خاتون صاحبہ 〃 6-00
۵۔ 〃 سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ 〃 6-00
۶۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل 〃 6-00
۷۔ 〃 عبد اللہ صاحب فیاض 〃 6-00
۸۔ 〃 مولوی برکت علی صاحب 〃 6-00
۹۔ 〃 شہناز بیگم صاحبہ 〃 6-00
۱۰۔ 〃 خدا بخش صاحب 〃 6-00
۱۱۔ 〃 مرزا اقبال صاحب 〃 6-00
۱۲۔ 〃 مستری محمد حسین صاحب 〃 6-00
۱۳۔ 〃 شیخ محمد ابراہیم صاحب 〃 6-00
۱۴۔ 〃 مرزا بشیر احمد بیگ صاحب 〃 6-00
۱۵۔ 〃 مستری علی محمد صاحب 〃 6-00
۱۶۔ 〃 افتخار احمد صاحب اشرف 〃 6-00
۱۷۔ 〃 سکندر خاں صاحب 〃 6-00
۱۸۔ 〃 محمد فہیم اللہ صاحب 〃 6-00
۱۹۔ 〃 مرزا عبد اللطیف صاحب 〃 6-00
۲۰۔ 〃 غلام ربانی صاحب 〃 6-00
۲۱۔ 〃 قاضی شاد بخت صاحب 〃 6-00
۲۲۔ 〃 بابا محمد دین صاحب 〃 6-00
۲۳۔ 〃 مرزا محمد اسحٰق صاحب 〃 6-00
۲۴۔ 〃 محمود احمد صاحب مالاباری 〃 6-00
۲۵۔ 〃 مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل 〃 6-00
۲۶۔ 〃 گیانی بشیر احمد صاحب ناصر 〃 6-00
۲۷۔ 〃 بابا نور احمد صاحب 〃 6-00
۲۸۔ 〃 عبد اللہ صاحب ماشکی 〃 6-00
۲۹۔ 〃 بشیر احمد صاحب ککھیالیاں 〃 6-00
۳۰۔ 〃 محمد شمس الدین صاحب کلکتہ 6-00
۳۱۔ 〃 سیٹھ عبد الحی صاحب یادگیر 6-00
۳۲۔ 〃 〃 بشیر الدین صاحب 〃 6-00
۳۳۔ 〃 〃 محمد الیاس صاحب 〃 6-00
۳۴۔ 〃 غلام حسین صاحب 〃 6-00
۳۵۔ 〃 شہاب احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ مظفر پور 15-00
۳۶۔ 〃 سید محمد یونس صاحب عبد العلیم 6-00
۳۷۔ 〃 صدیق امیر علی صاحب مع اہلیہ و بچگان مونگھیر 24-00
۳۸۔ 〃 محمد حسین صاحب مونگھیر 6-00
۳۹۔ 〃 احمد حسین صاحب 〃 5-00
۴۰۔ 〃 یعقوب صاحب 〃 6-00
۴۱۔ 〃 شیخ علی صاحب 〃 6-00
۴۲۔ 〃 سید علی صاحب 〃 6-00
۴۳۔ 〃 یاری دتہ صاحبہ منگلور 6-00
۴۴۔ 〃 ولی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی 〃 6-00
۴۵۔ 〃 سید مبشر الدین احمد کوراٹی 6-00
۴۶۔ 〃 〃 〃 از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ 6-00
۴۷۔ 〃 مولوی خورشید احمد صاحب شاہجہانپور 6-00
۴۸۔ 〃 ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپور 6-00
۴۹۔ 〃 قریشی محمد صادق صاحب 〃 6-00

۵۰۔ مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور 6-00
۵۱۔ 〃 〃 〃 از طرف اہلیہ صاحبہ 6-00
۵۲۔ 〃 〃 عبد اللطیف صاحب جے پور 6-00
۵۳۔ 〃 حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب 15-00
۵۴۔ 〃 سکینہ بیگم صاحبہ سکندر آباد 15-00
۵۵۔ 〃 علی محمد صاحب الہ دین 〃 12-00
۵۶۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد 12-00
۵۷۔ 〃 〃 فاضل الدین صاحب 〃 15-00
۵۸۔ 〃 〃 فاطمہ بیگم صاحبہ 〃 6-00
۵۹۔ 〃 سید احمد حسین صاحب کاچی گوڑہ 6-00
۶۰۔ 〃 لاڈلی بیگم صاحب 〃 6-00
۶۱۔ 〃 سید جہانگیر احمد صاحب 〃 6-00
۶۲۔ 〃 سید عمر صاحب 〃 6-00
۶۳۔ 〃 بابو عبد الرزاق صاحب نل گنڈہ 6-00
۶۴۔ 〃 محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی حیدر آباد 6-00
۶۵۔ 〃 سیٹھ بشیر الدین صاحب حیدر آباد 12-00
۶۶۔ 〃 محی الدین صاحب غوری 〃 12-00
۶۷۔ 〃 سیٹھ رشید احمد صاحب 〃 7-00
۶۸۔ 〃 محمد اسحٰق صاحب حیدر آباد 7-00
۶۹۔ 〃 عبد القادر صاحب صدیقی 6-00
۷۰۔ 〃 ظہور الدین صاحب 6-00
۷۱۔ 〃 محمد اسماعیل صاحب 6-00
۷۲۔ 〃 ہدایت علی صاحب یادگیر 6-00
۷۳۔ مکرم سید محمد سردار صاحب کٹک 6-00
۷۴۔ 〃 بی۔ احمد صاحب مرکرہ 12-00
۷۵۔ 〃 بی۔ احمد از طرف اہلیہ صاحبہ 6-00
۷۶۔ 〃 〃 〃 〃 از طرف بچگان 6-00
۷۷۔ 〃 حاجی فضل احمد صاحب کیمور تھوی 6-00
۷۸۔ 〃 شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی ورنگل 6-00
۷۹۔ مکرم شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی از طرف والد صاحب مرحوم 6-00
۸۰۔ 〃 〃 〃 〃 از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ 6-00
۸۱۔ 〃 〃 〃 〃 از طرف شیخ محمود احمد صاحب مرحوم 6-00
۸۲۔ 〃 〃 〃 بابو فرزند علی صاحب مرحوم 6-00
۸۳۔ 〃 〃 〃 از طرف اہلیہ صاحبہ 〃 〃 6-00
۸۴۔ مکرمہ بلقیس زہرہ صاحبہ اہلیہ داؤد احمد عرفانی 6-00
۸۵۔ 〃 نسیم سلطانہ صاحبہ بنت 〃 〃 6-00
۸۶۔ 〃 مجیدہ سلطانہ صاحبہ 〃 〃 6-00
۸۷۔ 〃 مکرم فیروز احمد صاحب عرفانی 6-00
۸۸۔ 〃 غلام محمد صاحب لون کاٹھ پورہ 6-00
۸۹۔ 〃 میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کلکتہ 12-00
۹۰۔ 〃 عبد الرحیم صاحب مالاباری 〃 15-00
۹۱۔ 〃 مستری غلام رسول صاحب چمبہ 7-00
۹۲۔ 〃 کے۔ پی۔ زبیر صاحب 6-00
۹۳۔ 〃 سی۔ کے عبد اللہ صاحب پینگاڈی 7-00
۹۴۔ 〃 پی۔ احمد صاحب 〃 6-00
۹۵۔ 〃 اے سلیمان صاحب 6-00

۹۶۔ مکرم اے سلیمان صاحب از طرف اہلیہ صاحبہ 6-00
۹۷۔ 〃 〃 〃 از طرف بچگان 6-00
۹۸۔ 〃 ایم ابراہیم صاحب پینگاڈی 12-00
۹۹۔ 〃 پی عبد الرحمٰن صاحب 〃 6-00
۱۰۰۔ 〃 اے پی جمال الدین مصطفیٰ صاحب 7-00
۱۰۱۔ 〃 حکیم محمد رمضان صاحب بنگلور 6-00
۱۰۲۔ 〃 سید محمد محسن صاحب کٹک 6-00
۱۰۳۔ 〃 عبد القادر صاحب ... بھیال 12-00
۱۰۴۔ 〃 سید حسین صاحب شارہ 6-00
۱۰۵۔ 〃 ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب میسور آباد 6-00
۱۰۶۔ مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب آسنور 6-00
۱۰۷۔ 〃 ملک عبد القادر صاحب 〃 6-00
۱۰۸۔ 〃 ولی شیخ صاحب 6-00
۱۰۹۔ 〃 بشیر الدین صاحب بھاگلپور 6-00
۱۱۰۔ 〃 مستری ہدایت اللہ صاحب قادیان 6-00
۱۱۱۔ 〃 عبد الرزاق صاحب بمبئی 6-00
۱۱۲۔ 〃 ظفر الاسلام صاحب 〃 12-00
۱۱۳۔ 〃 عبد العلیم صاحب دیودرگ 18-00
۱۱۴۔ 〃 شاہ محمد صاحب قادیان 6-00
۱۱۵۔ 〃 کے پی عبد الحمید صاحب شموگہ 15-00
۱۱۶۔ 〃 امام علی صاحب 〃 6-00
۱۱۷۔ 〃 خورشید احمد صاحب 〃 6-00
۱۱۸۔ 〃 محمد فاروق صاحب 〃 6-00
۱۱۹۔ 〃 محمد عابد صاحب 12-00
۱۲۰۔ 〃 ایم۔ اے۔ علی صاحب پینگاڈی 7-00
۱۲۱۔ 〃 ڈی محمود صاحب کلکتہ 6-00
۱۲۲۔ 〃 محمد شمس الدین صاحب کلکتہ 6-00
۱۲۳۔ 〃 بابو محمد رفیق صاحب 〃 6-00
۱۲۴۔ 〃 خورشید بیگم صاحبہ قادیان 6-00
۱۲۵۔ 〃 حسین بیگم صاحبہ بابو محمد رفیق صاحب 6-00
۱۲۶۔ 〃 بشیر النساء صاحبہ سونگھڑا 6-00
۱۲۷۔ 〃 محمد تقی صاحب مونگھیا 6-00
۱۲۸۔ 〃 عبد الکریم صاحب قادیان 6-00
۱۲۹۔ 〃 سید محمد محسن صاحب یادگیر 6-00
۱۳۰۔ 〃 محمد عثمان صاحب 6-00
۱۳۱۔ 〃 اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبد اللہ قادیان 6-00
۱۳۲۔ 〃 محمود احمد صاحب مبشر 〃 6-00
۱۳۳۔ 〃 رحمت اللہ صاحب غوری 6-00
۱۳۴۔ 〃 مبارک احمد صاحب مدراس 6-00
۱۳۵۔ 〃 اہلیہ صاحبہ 〃 〃 6-00
۱۳۶۔ 〃 سید احمد صاحب پلوچھی 6-00
۱۳۷۔ 〃 امام علی صاحب ... پور 6-00
۱۳۸۔ 〃 بابو محمد یوسف صاحب جموں 6-00
۱۳۹۔ 〃 ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپور 6-00
۱۴۰۔ 〃 محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ اکبر حسین صاحب 6-00
۱۴۱۔ 〃 انوار احمد صاحب ولد اکبر حسین صاحب 6-00
۱۴۲۔ 〃 رشیدہ بیگم صاحبہ بنت 〃 〃 6-00
۱۴۳۔ 〃 وحیدہ بیگم صاحبہ یادگیر 6-00
۱۴۴۔ 〃 امۃ السلام بیگم صاحبہ اہلیہ نعمت اللہ غوری 6-00
۱۴۵۔ 〃 امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ رحمت اللہ غوری 6-00

وقف جدید کی تحریک اور احباب جماعت کا فرض

۱۔ مقامی تعلیم و تربیت و تبلیغ کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء ربوہ کے موقعہ پر وقف جدید کی نئی تحریک کا اعلان فرمایا تھا۔ اور احباب جماعت کو اس میں شامل ہو کر کم از کم چھ روپے سالانہ چندہ دینے کی تحریک و تلقین فرمائی تھی۔ ذیل میں ان مخلصین کی فہرست شائع کی جاتی ہے جنہوں نے اپنے وعدہ جات ۳۱ اکتوبر تک ادا کر دیئے ہیں۔ اور حضور اقدس کی خدمت میں بھی دعا کے لئے فہرست پیش کی جا چکی ہے۔ اس فہرست سے معلوم ہو سکے گا کہ ابھی تک احباب جماعت ہندوستان نے اس تحریک کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔

اس لئے مبلغین سلسلہ اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس تحریک کی اہمیت احباب پر اچھی طرح واضح فرمائیں۔ ہر جماعت میں سیکرٹری وقف جدید کا تقرر عمل میں لا کر دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے اور ان کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جائے۔

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات جلد از جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور دفتر ہذا کو بھی اس کی اطلاع دیں۔ تاکہ نئے سال سے نئی ذمہ داریوں کے ساتھ کام شروع کیا جا سکے اور کسی فرد کے ذمہ اس سال کا بقایا نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

۱۴۸۔ مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ محمد امین صاحب 6-00
۱۴۹۔ رر رسولی بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت بیٹھ حسن صاحب مرحوم 6-00
۱۵۰۔ رر عطاء الرحمٰن صاحب ابن رحیم ولد رر 6-00
۱۵۱۔ رر خواجہ بیگم صاحبہ اہلیہ رر 6-00
۱۵۲۔ رر بشیر احمد صاحب مرحوم رر 5-00
۱۵۳۔ رر محمد ادریس صاحب۔ محمد الیاس صاحب۔ محمد یحییٰ صاحب۔ محمد ذکریا۔ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ راشدہ بیگم صاحبہ۔ عائشہ صدیقہ صاحبہ پسران محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر 6-00
۱۵۴۔ خاندان محمد خواجہ صاحب غوثی 6-00
۱۵۵۔ رر پسران عبد الحمید صاحب گلبرگہ 6-00
۱۵۶۔ رر سید انوار الحق صاحب کٹک 6-00
۱۵۷۔ رر محمد اسحاق صاحب حیدر آباد 6-00
۱۵۸۔ رر محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس 6-00
۱۵۹۔ رر وی محمد صاحب مالاباری کلکتہ 6-00
۱۶۰۔ رر کریم بخش صاحب 6-00
۱۶۱۔ رر شیخ شفیع احمد صاحب 6-00
۱۶۲۔ رر نعمت اللہ صاحب غوری یادگیر 6-00
۱۶۳۔ رر نذیر احمد صاحب رر 6-00
۱۶۴۔ رر عبد الرحیم صاحب رر 6-00
۱۶۵۔ رر محمد علی صاحب گڈسے 6-00
۱۶۶۔ رر مرزا شیر علی بیگ صاحب مانک گوڑا 7-00
۱۶۷۔ رر عطاء الرحمٰن صاحب موسیٰ بنی مائنیز 6-00
۱۶۸۔ رر سید وزارت حسین صاحب اوڑیسوی 6-00
۱۶۹۔ رر کے۔ پی۔ عبد الرحمٰن صاحب 7-00
۱۷۰
۱۷۱۔ مبارکہ احمد بھاگلپور 6-00
۱۷۲۔ رر امانیہ صاحبہ رر رر 6-00
۱۷۳۔ رر سید نور الحسن صاحب 6-00
۱۷۴۔ رر محمد صدیق صاحب ناتی پونچھ 6-00
۱۷۵۔ رر ڈاکٹر محمد امام صاحب بنگلور 6-00
۱۷۶۔ رر بی ایم عبد الرحیم صاحب رر 6-00
۱۷۷۔ رر محمد فضل اللہ صاحب رر 6-00
۱۷۸۔ رر محمد شفیع اللہ صاحب 6-00
۱۷۹۔ رر مولوی بی عبد اللہ صاحب مالاباری 6-00
۱۸۰۔ رر عبد الرحیم صاحب دیلوڈرگ 6-00
۱۸۱۔ رر عبد الغنی صاحب جمشید پور 6-00
۱۸۲۔ رر غلام رسول صاحب موسیٰ بنی مائنیز 6-00
۱۸۳۔ رر سید عطاء الرحمٰن صاحب 9-00
۱۸۴۔ رر کمال الدین صاحب مدراسی 6-00
۱۸۵۔ رر محمد بشیر صاحب 6-00
۱۸۶۔ رر بی ایم عنایت اللہ صاحب بنگلوری 6-00
۱۸۷۔ رر اہلیہ صاحبہ دین محمد صاحب ننگلی 6-00
۱۸۸۔ رر عائشہ صدیقہ صاحبہ یادگیر 6-00
۱۸۹۔ رر ڈاکٹر محمد صدیق صاحب کاچی گوڑہ 6-00
۱۹۰۔ رر اشد احمد صاحب ابن سیٹھ علی محمد الہ دین سکندر آباد 6-00
۱۹۱۔ رر انیسہ بیگم صاحبہ بنت رر رر 6-00
۱۹۲۔ رر صدیقہ بیگم صاحبہ رر رر 6-00
۱۹۳۔ رر سید حسن صاحب کاچی گوڑہ 6-00
۱۹۴۔ رر غلام محمد صاحب پاڈی پورہ 6-00
۱۹۵۔ رر وی محمد صاحب 6-00
۱۹۶۔ مکرم یعقوب صاحب موگرال 6-00
۱۹۷۔ رر محمد تقی صاحب سونگھڑا 6-00
۱۹۸۔ رر بشیر النساء صاحبہ قادیان 6-00
۱۹۹۔ رر سید عبد المنصور صاحب رر 6-00
۲۰۰۔ رر چوہدری محمد احمد صاحب عارف رر 6-00
۲۰۱۔ رر عالم بی بی صاحبہ رر 6-00
۲۰۲۔ رر امۃ الرحمٰن صاحبہ رر 6-00
۲۰۳۔ رر عبد القادر صاحب صدیقی حیدر آباد 6-00
۲۰۴۔ رر کے بی عبد الرحمٰن صاحب 7-00
۲۰۵۔ رر اے جی عبد اللہ صاحب 7-00
۲۰۶۔ رر ایم این عبد اللہ صاحب 7-00
۲۰۷۔ رر محمد اسمٰعیل صاحب اکبر پوری 7-00
۲۰۸۔ رر کے جی عبد الحمید صاحب کلکتہ 5-00
۲۰۹۔ رر عجب لال خان صاحب کیرنگ 6-00
۲۱۰۔ رر تقدیر احمد خان رر 6-00
۲۱۱۔ رر سید ضیاء الدین صاحب سونگھڑا 7-00
۲۱۲۔ رر خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی شاد بخت 6-00
۲۱۳۔ رر شیخ عبد اللہ صاحب 6-00
۲۱۴۔ رر ڈاکٹر سید داؤد احمد صاحب مظفر پور 12-00
۲۱۵۔ رر محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیر 12-00
۲۱۶۔ رر نذیر احمد صاحب آف آسام 5-00
۲۱۷۔ رر رحمت اللہ خان صاحب 6-00
۲۱۸۔ رر امۃ اللہ زکی صاحبہ اہلیہ فضل الرحمٰن صاحب 6-00
۲۱۹۔ رر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب 6-00
۲۲۰۔ رر عبد الصمد صاحب جڑچرلہ 6-00
۲۲۱۔ رر بشیر الدین صاحب حوقیملی 6-00
۲۲۲۔ رر لطیف اللہ صاحب 6-00
۲۲۳۔ رر سید مبشر الدین صاحب کراچی 6-00
۲۲۴۔ رر از طرف والدہ
۲۲۵۔ رر از طرف والد 6-00
۲۲۶۔ رر عبد الرزاق صاحب شموگہ 6-00
۲۲۷۔ رر ظہیر الدین صاحب حیدر آباد 6-00
۲۲۸۔ رر عبد المطلب صاحب مبلغ 6-00
۲۲۹۔ رر سید یعقوب الرحمٰن صاحب کنکرہ 5-00
۲۳۰۔ رر میاں کمال الدین صاحب از طرف 6-00
۲۳۱۔ رر عبد القدیر صاحب نادیا 6-00
۲۳۲۔ رر عطاء اللہ خان از طرف والدہ صاحبہ 6-00
۲۳۳۔ رر عبد الرحیم صاحب سندھی قادیان 6-00
۲۳۴۔ رر احمد اللہ بیگ صاحب حیدر آباد 6-00
۲۳۵۔ رر عبد الغنی صاحب جمشید پور 6-00
۲۳۶۔ رر عبد القدیر صاحب رر 6-00
۲۳۷۔ رر عبد المجید صاحب رر 6-00
۲۳۸۔ رر صفیہ بیگم صاحبہ سکندر آباد 6-00
۲۳۹۔ رر منور علی خان وڈھیکانال 8-50
۲۴۰۔ رر عبد الغنی صاحب گینائی بلنور 6-00
۲۴۱۔ رر عبد المجید صاحب جمشید پور 6-00
۲۴۲۔ رر سید احتشام الدین صاحب رر 6-00
۲۴۳۔ رر یوسف حسن صاحب سکندر آباد 6-00
۲۴۴۔ رر نذیر احمد صاحب شاد قادیان 6-00
۲۴۵۔ رر مالا بار الیوسی ایشن رر 6-00
۲۴۶۔ رر ڈپٹی مولوی محمد ایوب صاحب پانچی 5-00
۲۴۷۔ رر جمعدار دین صاحب بھرت پور 6-00

وقفِ جدید کی اہمیت
اور احباب سے التماس

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے جماعت میں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی اعتبار سے خاص بیداری اور جوشِ عمل پیدا کرنے کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کی تحریک جاری فرمائی ہے اور اس تحریک کی اہمیت اور فائدہ کے پیشِ نظر اس کو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید سے علیحدہ تنظیم بنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ قادیان میں وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے نام سے اس کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ اس تحریک کے ماتحت مختلف حلقوں میں واقفین کو پھیلایا جائے۔ اور

"ہر مرکز سال میں پانچ ہزار آدمیوں کو اسلام میں پختہ کرے اور ان کی اصلاح و تعلیم کے کام کو مکمل کرے"

ہندوستان کے وسیع و عریض ملک میں مسلمانوں میں نیا جوشِ عمل اخلاص اور تعلیم و تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ بالخصوص ہر جماعت کو ان کاموں کیلئے ایسے احباب کی ضرورت ہے جو ان کو بیدار فعّال اور زندہ رکھ سکیں۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مندرجہ ذیل طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ ہر مخلص احمدی جو اس تحریک میں شامل ہو سال میں کم از کم مبلغ -/۶ روپے اس سکیم کے ماتحت ادا کرے۔ اگر یکمشت ادائیگی مشکل ہو تو یہ رقم قسط وار بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ جملہ رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں اس مد کی تصریح کے ساتھ بھجوائی جائیں۔ اور انجمن وقفِ جدید کے انچارج کو اس سے براہ راست بھی اطلاع دی جائے۔

۲۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ چھ روپے سالانہ سے زائد رقم کا بھی وعدہ اور ادائیگی فرما کر زیادہ ثواب کے مستحق ہوں۔ اور خاندان کے ہر فرد کو اس تحریک میں شامل فرمائیں۔

۳۔ زمیندار احباب اپنی زمینوں میں سے جس قدر ہو دینی اغراض کے لئے اس سکیم کے ماتحت وقف کریں۔ اور اس زمین کی سالانہ آمدنی وقفِ جدید کی انجمن کو ادا فرمائیں۔

۴۔ جو احباب مبلغ چھ روپے کی ادائیگی کی اکیلے توفیق نہ پائیں ان کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ رعایت دی ہے کہ ایک سے زاید افراد مل کر یہ رقم سالانہ پوری فرمائیں۔ اور وعدہ کو مل کر باقاعدہ ادا کرتے رہیں۔

۵۔ جو احباب تبلیغی جوش و تجربہ رکھتے ہوں اور قرآن کریم کا سادہ ترجمہ اور مسائلِ ضروریہ جانتے ہوں اور کتب سلسلہ پڑھ سکتے ہوں۔ وہ اس تحریک کے ماتحت اپنے آپ کو وقف کریں۔ تا کہ ان کو مختلف حلقوں میں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی کاموں کے لئے مقرر کیا جا سکے۔ ایسے واقفین اگر طب، کاشتکاری یا کسی ہنر کو جانتے ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ ان کو مناسب گذارہ دیا جائے گا۔

امید ہے احباب اس مبارک تحریک میں خود بھی شامل ہوں گے۔ اور دوسرے احباب میں بھی تحریک کر کے ان کو اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائیں گے۔ جملہ امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے استدعا ہے کہ وہ اس تحریک کے لئے وعدے لے کر مجھے بھجوائیں۔ اور جو رقوم وصول ہوں وہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں 'وقفِ جدید' کی مد میں ارسال کر کے مجھے براہِ راست اطلاع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے۔ اور آپ سے زیادہ سے زیادہ اور خالص خدماتِ دینیہ لے کر بہترین اجر عطا فرماوے۔ آمین۔

(خاکسار انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)